رسائل ۴۱۲

حکیم اجمل خاں

مرتبہ: حکیم محمد ظفرالدین ناصری

حکیم دکن

مرتبہ: حکیم محمد ظفر الدین ناصری

۷۸۶

حیدرآباد دکن کا واحد ماہنامہ مجلہ طبیہ

جلد ۱۰ حکیم دکن شمارہ ۱۰

بیادگار سلور جوبلی مبارک اعلیحضرت

انجمن اطبائے یونانی ممالک سرکار عالی کا ترجمان

ماہ دے ۱۳۵۶ ف م نومبر ۱۹۴۶ء

چندہ سالانہ تین روپیہ چار آنہ (سنہ [illegible] آنہ) بیرون ہند سو ۵ شلنگ

([illegible])

مدیر مسئول

حکیم محمد ظفر الدین ناصر۔ ریٹائرڈ مہتمم

صدر مخزن الادویہ یونانی سرکار عالی

معاونین

محمد صلاح الدین شالح الدین احمد صابر

مطبع برقی اعظم جاہی میں طبع ہو کر دفتر حکیم دکن نعمت منزل مغلپورہ حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

پروفیسر فضل الرحمن صاحب کی بہترین طبی کتابیں

فن الولادت یعنی مڈوائفری با تصویر جس میں حمل، حاملہ، زچہ و بچہ کے امراض وحالات کے علاج اور تدابیر ڈاکٹری کی جدید ترین مستند کتابوں سے منتخب کر کے لکھی گئی ہے۔ آج اردو زبان میں "علم الولادت" کے موضوع پر اس سے بہتر کتاب نہیں چھپی، کاغذ عمدہ نفیس، ۷۵ تصویریں، مصنف کتاب کا عکسی فوٹو، صفحات ۵۰۰ سے زاید، قیمت بارہ روپیہ کلدار (۱۲ع)

طب قانونی و علم السموم یعنی اردو ترجمہ میڈیکل جورس پروڈنس اینڈ ٹاکسی کالوجی جس میں زہر خورانی اور مختلف زہروں کی تشخیص۔ علاج۔ زخم کے خفیف یا شدید، ہلاک ہونے کی تشخیص، موت کے اسباب معلوم کرنا۔ عمر، قومیت، جنسیت بتلانا۔ عدالت میں شہادت دینا۔ اور مریضوں کو سرٹیفکیٹ کے متعلق ہدایات درج ہیں ہر طبیب اور وکیل کے لئے مفید ہے۔ قیمت چھ روپیہ کلدار (۶ع)

کتاب الکیمیا یہ ایک اردو زبان کی بہترین کتاب ہے۔ جس میں جدید کیمسٹری کے اصول تجربے اور عمل نہایت وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت دو روپے کلدار (۲ع)

ہومیوپیتھی کی بہترین کتاب اردو ترجمہ مینول آف تھراپوٹیکس جو بالکل نایاب اور آؤٹ پرنٹ ہے اور جس کا مصنف انگلستان کا مشہور ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہوجز ہے۔ ہومیوپیتھی کے صحیح اصول اور قابل اعتبار تجربات صرف اسی کتاب میں ملیں گے۔ قیمت دو روپیہ کلدار (۲ع)

جرمنی کا جدید علاج یا جرمنی کی بارہ اکسیر، یعنی جرمن ڈاکٹر شوسٹر کی بارہ اکسیر والے علاج پر ایک مکمل کتاب جو ڈاکٹر لورک ڈاکٹر ددوی اور ڈاکٹر کیری کی مشہور اور مقبول عام کتابوں سے منتخب کر کے لکھی گئی ہے ہر طبیب کے مطالعہ کے قابل ہے۔ قیمت دو روپیہ کلدار (۲ع)

تشخیص عملی معہ طب یونانی و ڈاکٹری جس میں دہلی کا معتبر ترین یونانی مطب یورپ اور ہندستان کا ڈاکٹری مطب تشخیص کے جدید ترین اصول یونانی ڈاکٹری مجربات۔ قیمت چار روپیہ کلدار۔

فادزہر سالنامہ حکیم دکن جلد ۹

زہر کی ابتداء اور استعمال کی تاریخ۔ ہر قسم کے زہروں کا عام بیان اور ان کا علاج۔ علامات کی شناخت۔ اطباء کے اسراری تجربات سانپ بچھو وغیرہ کا زہر دور کرنے کے آسان نسخے اور عملیات۔ چند مفید افسانے اور نظمیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ معہ محصول۔ مکمل فائل معہ سالنامہ تین روپیہ آٹھ آنے معہ محصول

"درد" سالنامہ جلد ۱۰

دردوں کا علمی فلسفہ۔ ہر قسم کے اہم دردوں کے علامات اور علاجات۔ مشاہیر اطباء جدید و قدیم کے مجربات جو بدن انسان کے جملہ دردوں پر حاوی ہیں۔ دردوں کے عام معلومات اور دل کش ادبیات۔ دافع درد کی مفرد اور مرکب ادویہ کی فہرست قیمت ایک روپیہ چار آنہ معہ محصول۔ سال بھر کے خریدار کے لئے مقررہ چندہ تین روپیہ سات آنہ معہ محصول

پتہ: مکتبہ حکیم دکن مغل پورہ حیدر آباد دکن

پنڈت حکیم نارائن داس صاحب رکن مقننہ مفاد طبابت

پنڈت حکیم نارائن داس صاحب اور ڈاکٹر محمد یسین زبیری صاحب کو

مفاد طبابت کے تحت ووٹ دیجیے۔

مقصود جنگ

صدر کانفرنس اطبا حیدرآباد دکن

حکیم الکن

جلد ٦

ماہ دے ۱۳۵٦ف م نومبر ۱۹۴٦ء

حدیث انتخاب

الا یا ایہا الساقی بدہ ووٹے بہ محفل ہا ؛ کہ سیٹ آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

بتاریخ ۲۷ آذر ۱۳۵٦ف م اکتوبر ۱۹۴٦ء بمقام نارائن ولاس اصلاحات جدید کی مجلس مقننہ کی رکنیت کے نئے مفاد طبابت کے تحت ایک ہندو اور ایک مسلمان رکن کے انتخاب کے متعلق کوئی قطعی تصفیہ کرنے کے لئے ملک سرکار عالی کے تمام دیسی طبی جماعتوں کا ایک مشترکہ جلسہ بصدارت نواب مقصود جنگ بہادر منعقد ہوا۔ اور اس امر کو خاص طور پر واضح کیا گیا کہ اگر مجلس اتحاد المسلمین کے نامزد کردہ مسلم رکن کے حق میں ہی تمام ووٹ دینا مناسب اور ضروری ہے جبکہ مجلس کی طرف سے اس امر کا کافی اطمینان اور تیقن تحریری طور پر دلادیا گیا ہے کہ دیسی طبوں کے مفاد اور ان کی ترقی اور بہبودی کی کارروائیوں میں سب اراکین جو مجلس مذکور کی طرف سے نامزد ہوئے ہیں متفقہ طور پر تائید کرنے میں کوتاہی نہ کریں گے اور ہر ممکنہ سعی سے دریغ نہ کریں گے جو دیسی طبوں کے عروج وارتقا کے لئے لازم ہونگی۔ چنانچہ متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ مسلم رکن کے لئے جناب ڈاکٹر یٰسین زبیری اور ہندو رکن کے لئے حکیم نارائن داس صاحب کے حق میں ووٹ دیئے جائیں۔ جلسہ میں حکیم انصاری صاحب بھی موجود تھے جن کی طرف سے ایک ضروری گذارش مقننہ کی رکنیت کے متعلق پرچہ ماہ گذشتہ میں شائع ہوئی ہے۔ چونکہ اس وقت تک اس قسم کی متحدانہ کارروائی عمل میں نہیں آئی تھی۔ اور موقعہ ہاتھ سے جارہا تھا۔ اس لئے انہوں نے مصلحت وقت سے کام لے کر فوراً اپنا نام پیش کردیا تھا۔ اور اپنے انتخاب کے متعلق جو دلائل درج کئے وہ عام اطباء کے رجحان اور قیاس کے مطابق تھے۔ نیز انہوں نے یہ بھی تحریر کردیا تھا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ ہی کو رائے دی جائے۔ اگر آپ کو مجھ سے زیادہ اہل۔ مجھ سے زیادہ قابل تجربہ کار وغیرہ وغیرہ موزوں دوسرا شخص ملتا ہے تو شوق سے اس کو نامزد کیجئے۔ جس سے ان کی فنی خیرخواہی ظاہر ہوتی ہے۔ اب چونکہ یونانی آیورویدک وغیرہ دیسی طبوں کے حاملین کے سربرآوردہ اصحاب کی دوربین نگاہوں نے پورے غور وخوض اور احتیاط کے بعد نہایت ہی موزوں اور بہتر انتخاب متفقہ طور پر کرلیا۔ اس لئے حکیم انصاری صاحب نے اس سے اختلاف کرنا نامناسب سمجھا اور سب کے ساتھ اتفاق کیا۔ دوران جلسہ مذکور میں بعض واقف کار صاحبان کے زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ پرچہ گذشتہ میں ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے نام جلسہ کی روداد جو شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی لائق اعتبار نہیں ہے اور بعض خود غرضیوں پر مبنی ہے۔ ذمہ دار اور مستند مشاہیر ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان کا جلسہ مذکور سے کوئی تعلق نہیں تھا چنانچہ تفصیلات اس پرچہ میں دنیائے طب کے تحت ملاحظہ ہوسکتی ہیں۔ آخر جلسہ میں ڈاکٹر یٰسین زبیری صاحب اور حکیم نارائن داس صاحب

بقیہ تحت صفحہ ۷

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالشکور مٹیا برج کلکتہ

کیا انسان بذات خود ایک کیڑا ہے

آج کی صحبت میں میں یہ ثابت کر کے دکھاؤں گا۔ کہ کیا واقعی "انسان بذات خود ایک کیڑا ہے۔" امید ہے کہ ناظرین بغور ملاحظہ فرما کر اپنی گراں قدر رائے سے مستفیض فرمائیں گے۔

سب سے پہلے انسان کے وجود پر بحث کرنا چاہتا ہوں (اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ "قرآنی دلائل" کے عین مطابق یہ بحث ہوگی) انسان کا "خمیر" کیا ہے۔ وہ "منی" ہے۔ منی کیا چیز ہے۔ منی جراثیم کے مرکب کا نام ہے۔ ایک قطرہ منی اگر سلائیڈ پر رکھ کر بذریعہ خوردبین ملاحظہ فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ سینکڑوں کیڑے رینگ رہے ہیں۔

اب آپ ان میں سے صرف ایک کیڑا لے لیجئے۔ اور اس کی تشریح کیجئے۔ تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کیڑے کا ایک سر ہے ایک گردن ہے ایک جسم ہے اور ایک دم جیسا کہ تصویر ذیل میں نظر آ رہا ہے۔

سر گردن جسم دم

اس ایک کیڑے (جرثومے) کا نام "اسپارمیٹوزوا" ہے جسے حوینہ منویہ بھی کہتے ہیں۔ بوقت جماع مرد کی منی عورت کے رحم میں داخل ہو جاتی ہے۔ تمام کیڑے زندہ رہیں یہ ضروری نہیں۔ لیکن پھر بھی اگر ایک کیڑا بھی صحیح و سالم رحم کے اندر زندہ و سلامت پہنچ گیا تو بس آپ سمجھ لیں کہ خمیر انسانی مکمل ہو چکی۔ اسی کا نام حمل قرار پاتا ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ تخلیق جسم انسانی کا وجود قائم ہو چکا

اب یہ کیڑا آہستہ آہستہ پھیلتا بڑھتا اور انسانی صورت میں متبدل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعد نو ماہ کے عالم وجود میں ایک انسان بنتا کھیلتا ظاہر ہو جاتا ہے جس شخص کی منی پختہ کار ہوئی اور منی کے کیڑے قوی ہوئے ان کی اولاد بھی قوی ہوا کرتی ہے۔ اور جن کے منی کے کیڑے کمزور ہوئے ان کے ہاں اولاد بھی نحیف اور کمزور ہوئی۔

اب آپ فرمان خداوندی ملاحظہ فرمائیں۔ "منی" ایک سیال مادہ ہے جس میں کیڑے ہوتے ہیں۔ اور ان میں کا ہر ہر کیڑا ایک انسانی خمیر ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔ یعنی ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی میں پیدا کیا۔

یہی نہیں بلکہ رحم میں بچے کی پرورش اور اس کے نشو و نما کے لئے قدرت نے بچے کو ایک غلاف میں ملبوس کر رکھا ہے

حدیث انتخاب

بقیہ صفحہ ۵

نے اپنی تحریروں میں تمام امور کو واضح طور پر بیان کر کے پورا پورا اطمینان دلا دیا۔

پھر ملیٹی کے منصوبوں کی اصلاح کے لئے آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی جد و جہد سے مرکزی حکومت کو دیسی طبوں کے حق میں مستقل اور واضح پالیسی اختیار کرنی پڑی جس کی مفصل کارروائی کانفرنس کی طرف سے وصول ہوئی ہے جس کا ضروری اقتباس بھی عنوان مذکور کے تحت درج کر دیا گیا ہے۔

پا لیوں کہیے کہ بچہ ایک جھولی میں معلق ہے۔ اس غلاف یا جھولی کا نام ایمینوٹیک سیک ہے اب آپ غور فرمائیے۔ اس پردہ کے اندر یعنی اس غلاف یا جھلی یا جھولی کے اندر پانی ہے۔ اور اسی پانی میں بچہ جھولی میں تیرتا رہتا ہے۔ اس پانی کا ذکر " اسے شارٹ پریکٹس آف میڈوائی فری " مصنفہ ہنری جیلیٹ دسویں اڈیشن کے صفحہ ۳۲ پر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔

The liquor amnii is the fluid which fills the amniotic sac.

(ترجمہ) لائیکر ایمنیا وہ پانی ہے جو ایمینوٹیک سیک میں بھرا ہوتا ہے۔

اس پانی میں غذائی عنصر بھی موجود ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً پوٹاشیم، سوڈیم، کلشیم، میگنیشیم وغیرہ وغیرہ اس پانی کا خاص فعل یہ ہے کہ بچے کو ہر قسم کے بیرونی ضرب سے محفوظ رکھے اور غذائیت جسم کا سامان فراہم کرے۔ یہ منی کا کیڑا آہستہ آہستہ رحم میں بڑھتا ہے۔ اور اس کی شکل انسان جیسی متبدل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کی غذا صرف ہائیڈروجن ہے۔ یوں بالعموم عورتوں کو ہر ماہ حیض جاری ہوتا ہے۔ مگر ایام حمل میں حیض قطعی بند ہو جاتا ہے۔

آپ جانتے ہیں وہ خون یعنی خون حیض جو ماہ بماہ رحم سے خارج ہوا کرتا ہے۔ وہ آخر ایام حمل میں نو ماہ تک غائب کیوں رہتا ہے۔ وہ خون رحم کی طرف متوجہ ہو کر پلاسینٹا یعنی آنول کے لپٹے ہوئے شرائین میں گشت کرتا ہے اور بچے کو ہائیڈروجن یعنی جو بچے کی بقا، و احیاء و ممد حیات کے لئے ازبس ضروری ہے فراہم کرتا ہے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے کلبوت جسم انسانی یہ ہے ہیولائے جسم حیوان ناطق یا شرح زندگانی انسان۔ مندرجہ ذیل نقشے پیش کر رہا ہوں تاکہ بخوبی معلوم ہو سکے کہ اس کیڑے میں کیا کیا تغیرات و تبدلات پیدا ہوتے ہیں۔ اور ماہ بماہ اس کی شکل و صورت اضافہ کیونکر ہوتا ہے۔ فرمان خداوندی یاد آ گیا ملاحظہ ہو۔ ابتدائے آفرینش سے یونہی ایک ہی سلسلہ و رابطہ قائم ہے خداوند عالم فرماتا ہے۔ لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ؕ (ترجمہ) ہم نے انسان کو خالص مٹی سے پیدا کیا پھر اس کو ایک محفوظ مقام میں نطفہ بنایا۔ پھر نطفہ کو جما ہوا خون بنایا۔ پھر اس جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنائی۔ پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈی بنایا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین ؕ

ان دلائل سے۔ ان حقائق کو براہین سے تو آپ ضرور قائل ہو گئے ہوں گے کہ یہ شکل انسان ایک کیڑا ہے۔ اور یہ بھی کہ انسان زن و مرد کے باہم مواصلت کی بنا ہے۔ منی کے ایک حقیر کیڑے سے اس کا ہیولیٰ رحم میں قائم ہوا۔ منی بذات خود حسب الحکم شرع شریف نجس ہے۔ لیکن بحکم ربی اسی نجاست سے مخلوق پیدا کی گئی اور اس کی پرورش رحم میں ہوئی۔ اس کے زندگی کا سامان وہاں فراہم ہوا۔ حیض کے خون کے تعفن اور فضلات نے ہائیڈروجن پیدا کیا اسی ہائیڈروجن نے نظام تنفس کو برقرار رکھا۔ سانس برابر جاری رہی۔ چھٹے مہینے بچے کے دل کی دھڑکن آلہ مسماع الصدر سے بخوبی سنی جا سکتی ہے۔ پہلے سانچہ ڈھلا۔ بعدہٗ وہ خون میں تبدیل ہوا بعدہٗ اس پر گوشت کی تہیں جمیں بعدہٗ ہڈیاں ان گوشت اور اعصاب کے خولوں میں پہنائی گئیں۔

نوٹ :۔ اس ایک قطرہ میں سینکڑوں کیڑے مگر صرف ایک کیڑا جو زیادہ قوی ہیکل ہوتا ہے وہ رہ جاتا ہے۔ اور بقیہ فنا ہوجاتے ہیں۔ اور جو زندہ رہ گیا۔ وہی جسم انسانی کا خمیر ہے۔
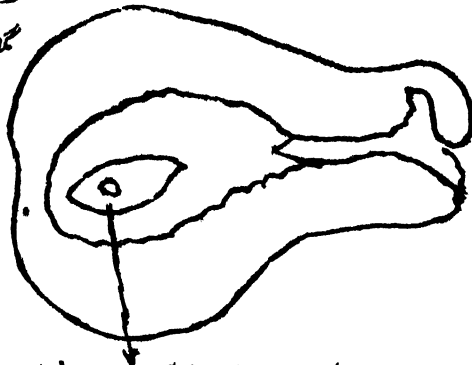
شکل ۱

یہ ایک قطرہ منی کا رحم کے آخری حصہ میں نظر آرہا ہے۔

شکل ۲
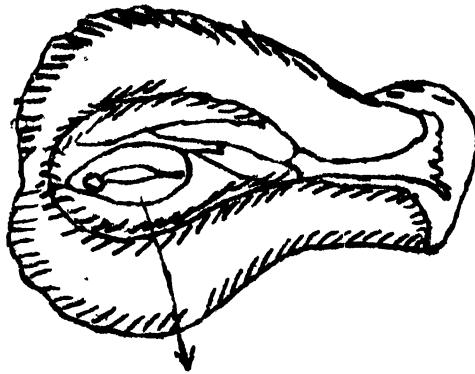
(دوسری تبدیلی)

(اسپارمیٹوزوا منی کا صرف ایک کیڑا ہے اس شکل میں ملاحظہ ہو یہی کیڑا رفتہ رفتہ مختلف شکلیں بدلتا ہوا جیتا جاگتا ایک انسان بن جاتا ہے)

لیکن بسااوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بجائے ایک کیڑے کے دو کیڑے بھی زندہ (رحم میں) ٹھہر جاتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو انسانی جانوں کی تخلیق رونما ہوجاتی ہے۔ جس سے دو بچے بیک وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جسے توئم یا جڑواں بچے کہتے ہیں۔

غرض کہ دو کیڑے بھی بیک وقت رحم میں ٹھہر سکتے ہیں۔
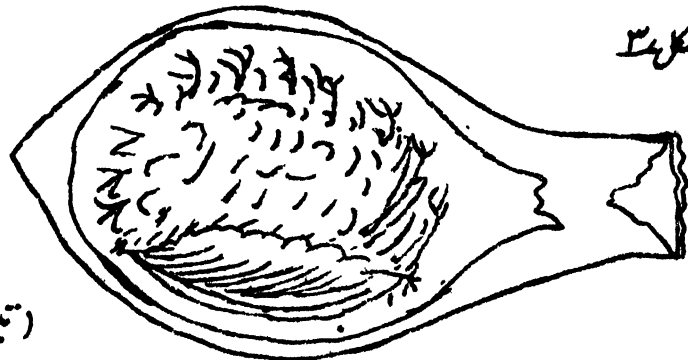
شکل ۳

(تیسری تبدیلی)
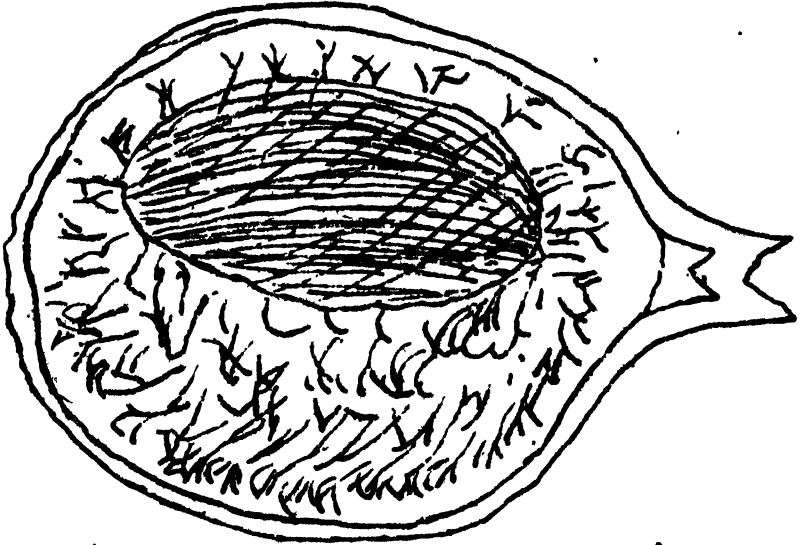
شکل ۴
(چوتھی تبدیلی)
اس شکل سے آپ ضرور اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اب یہ بچے کی شکل رونما ہو چکی ہے ۔
شکل ۵
(پانچویں تبدیلی)
شکل ۶
(چھٹی تبدیلی)
اس شکل میں بچہ اور اس کا آنول
(پلاسینٹا) صاف نمایاں ہے
پلاسینٹا یا آنول
بچہ
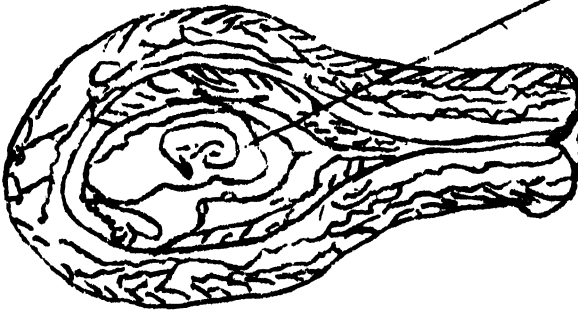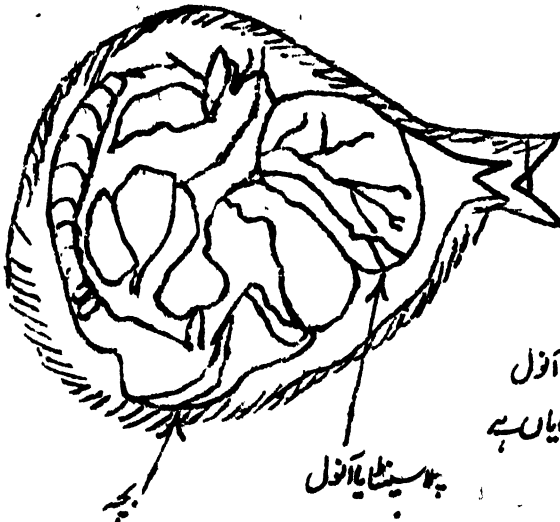
شکل ۷
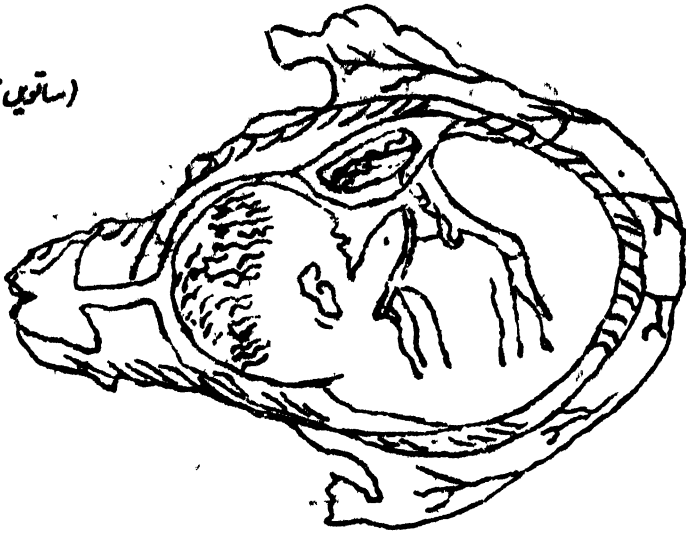
یہ اب مکمل شکل قائم ہو چکی ہے. جو بالکل نمایاں و صاف ہے۔ چھٹی شکل میں خلیاتی ، موریولا یعنی شہتوت نما جسم - کروموزومس یعنی اجزاء اصلیہ ۔کیسہ نما جسم یعنی بلاسٹوسیٹ ۔ اندرونی طبقہ اور کیسہ زردی یعنی یاک سیک تجویف کیسہ یعنی ایمینوٹیک کیویٹی بیرونی طبقہ اور درمیانی طبقہ یعنی میسوڈارم اور طبقہ احشائی یعنی اسپلینکو پلیور اور طبقہ جسمانی سومیٹو پلیور اور قمع بطنی یہ سب عناصر موجود ہیں اور نظام تکمیل جسم انسانی کا مکمل مصالحہ تیار اور مرتب ہے مشینری خداوند عالم ملاحظہ ہو۔ یہ کیا کارفرمائی قدرت ہے۔ عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔

غلام دستگیر خاں نشاط

چند طاقت بخش غذائیں

تمام صحت کے ضروری مسائل میں سے غذا کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ قوتِ جسمانی کے قیام و ترقی کا تمام تر انحصار طاقت بخش غذا پر ہی ہے۔ اور ہم صرف زندہ رہنے کے لئے ہی نہیں بلکہ اچھی طرح زندگی بسر کرنے کے لئے کھاتے ہیں اس موقع پر ہم غذا کے طاقت بخش ماخذ پر روشنی ڈالیں گے۔

دودھ

تمام غذاؤں میں سے بہتر غذا دودھ ہے۔ یہ بہترین اس لئے ہے کہ اس میں تمام چیزیں یعنی پروٹین، چربی، کاربوہائیڈریٹ، معدنی نمک، اور حیاتین (وٹامن) ٹھیک تناسب میں موجود ہوتی ہیں جو انسانی نشوونما کے لئے درکار ہیں۔

بڑی عمر کے بچوں اور بالغوں کے لئے گائے کا دودھ تمام غذاؤں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں وہ طاقت ور اجزا موجود رہتے ہیں جو بڑھتے بچوں کو جراثیم سے لاحق ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ اہم ہے دودھ کی چربی آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔ اس میں کاربوہائیڈریٹ اور نیز کیلسیم اور فاسفورس بکثرت پایا جاتا ہے جس سے دانتوں اور ہڈیوں کی ٹھیک نشوونما ہوتی ہے۔ گائے کے دودھ میں حیاتین "ب" بھی پایا جاتا ہے۔ گائے کے دودھ میں حیاتین "ج" زیادہ نہیں ہوتا۔ چونکہ دودھ کو ہمیشہ جوش دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق یہی سمجھنا بہتر ہے کہ اس میں حیاتین "ج" ہوتا ہی نہیں۔ گائے کے دودھ میں حیاتین کی مقدار کا انحصار اُن کے چارہ پر ہوتا ہے۔ اگر انہیں سبز چارہ دیا جائے اور کھلی ہوا اور دھوپ میں رکھا جائے۔ تو ان کے دودھ میں حیاتین کثیر مقدار میں پیدا ہوں گے۔ لیکن انہیں خشک چارہ دیا جائے اور اندر بند کر کے رکھا جائے۔ تو ان کا دودھ ہر قسم کے حیاتین کے لحاظ سے ناقص ہو گا۔ بچوں کی نشوونما اور صحت کے لئے وہی دودھ مفید ہے۔ جس پر سے بالائی اُتاری گئی ہو۔

بھینس کے دودھ میں گائے کے دودھ سے زیادہ پروٹین اور اس سے دگنی چربی ہوتی ہے یہ ایک طاقت بخش غذا ہے اور گھی بنانے کے لئے کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ بھیڑ اور بکری کے دودھ میں گائے کے دودھ کی نسبت زیادہ پروٹین اور چربی ہوتی ہے یہ بھی عمدہ غذا ہے۔

پنیر مکھن وغیرہ

پنیر سخت کیا ہوا دہی ہے۔ اگر یہ خالص دودھ سے تیار کیا گیا ہو تو اس میں دودھ کی بیشتر پروٹین، چربی، کیلسیم، اور فاسفورس کی ایک معتدبہ مقدار موجود ہوتی ہے۔ مکھن میں دودھ کی پوری چربی اور حیاتین "ا" کی بیشتر مقدار ہوتی ہے یہ ہر طرح کی چربی سے زیادہ زود ہضم ہے۔ اس میں حیاتین "ب" ہوتا ہے بعض قسم مکھن میں دوسرے مکھن کی نسبت حیاتین "ا" زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کا انحصار گایوں اور بھینسوں کی غذا پر ہے۔ زرد مکھن میں سفید مکھن کی نسبت حیاتین "ا" زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور نیز چھاچھ اور دہی بہت مفید اشیاء ہیں۔ دونوں میں دودھ کے پروٹین ہوتے ہیں۔ چھاچھ بہت مفرح چیز ہے۔ اس کا استعمال موسم گرما میں نہا

منہ نہایت بہتر ثابت ہوا ہے۔ مگر اسے بڑی مقدار میں استعمال کرنا نہیں چاہیئے۔

گھی گھی جوش دیا ہوا مکھن ہے۔ اگر مکھن کو کھلے برتن میں رکھ کر ہوا میں گرم کیا جائے تو حیاتین "ا" کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ اسے بند برتن میں جوش دینا اور جہاں تک ہوسکے ہوا سے دور رکھنا چاہیئے۔ ہماری موجودہ غذاؤں سے کافی حیاتین "ا" حاصل کرنا ایک مشکل امر ہے۔ لہذا گھی بناتے وقت بڑی احتیاط برتی جائے تاکہ مکھن کے حیاتین ضائع نہ ہونے پائیں۔ آج کل جو بازاری گھی فروخت ہورہا ہے۔ اس میں ناقص حیوانی چربیاں اور نباتی تیلوں کی آمیزش کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ اکثر جلد گندہ ہوکر خراب ہوجاتا ہے۔ جو بجائے فائدہ ضرر رساں ہے

زیادہ مقدار میں خالص دودھ کی پیدائش وقت کی سب سے بڑی غذائی ضرورت ہے کیونکہ اس سے زیادہ اہم کوئی اور غذا نہیں۔ اور صحت عامہ کا دارومدار اس سے بڑھ کر کسی اور شئے پر نہیں۔ آج کل جن طریقوں سے دودھ پیدا اور فروخت کیا جاتا ہے وہ اکثر انتہائی درجہ کے غلیظ ہیں۔ اس میں پانی کی آمیزش ایک ہمہ گیر دستور ہے فروخت کرنے سے پیشتر اس پر سے بالائی اتار لی جاتی ہے۔ اس طرح جو دودھ دستیاب ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف غیر خالص بلکہ بالائی اترا ہوا ہوتا ہے۔ بھینسوں اور گائیوں کی دیکھ بھال پر صحیح توجہ نہیں کی جاتی ہے۔ اور نہ اُن کے حفظِ صحت ہی کا کوئی انتظام رکھا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اُن سے حاصل کردہ مکھن، گھی اور دودھ میں ضروری حیاتین کی بڑی کمی ہوتی ہے۔ دودھ کی پیدائش کے لئے جانور کافی احتیاط کے ساتھ منتخب نہیں کئے جاتے۔ اسی لئے دودھ کی مقدار پیدائش بہت قلیل رہتی ہے

اگر غذا میں کافی دودھ اور دودھ کے مرکبات ہوں تو پھر جلد کمزور ہوجانے کا اندیشہ باقی نہ رہیگا۔ کافی کے معنی یہ ہیں کہ اس کی روزانہ مقدار ۵ چھٹانک سے کم نہ ہو اور اگر ممکن ہوسکے تو ۱۱ چھٹانک۔

کلیجی ان حیوانی غذاؤں میں جو انسان اپنے لئے فراہم کرتا ہے کلیجی سب سے زیادہ قابل قدر ہے۔ یہ کاربوہائیڈریٹ، حیاتین "ا"، ب اور ج کا ایک بڑا مخزن ہے۔ گوشت خور جانور مثلاً شیر، ببر اور چیتے وغیرہ اور وہ انسانی نسلیں جو زیادہ تر حیوانی غذاؤں پر رہتی ہیں جانوروں کو مار کر اُن کی کلیجی سے اپنی غذائی ضرورت کو پورا کرتی ہیں خصوصاً یہ حیاتین "ا" کا اعلیٰ ترین ماخذ ہے ہمارے ملک کی غذائیات میں جہاں حیاتین "ا" کے ماخذوں کی کمی ہے یہ بات خصوصیت کے ساتھ ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے۔ مچھلی اور پرندوں کی کلیجی میں یہ حیاتین خاص طور پر بافراط پایا جاتا ہے۔ بھیڑ اور بکری کی کلیجی میں بھی اس کی کثیر مقدار موجود ہوتی ہے۔ کلیجی کی پروٹینیں استعمال کے لئے بہت مفید ہیں۔ اس میں مینگنیز بافراط پایا جاتا ہے اور نیز لوہا بھی جو خون کی صحیح ترکیب کے لئے نہایت ضروری ہے کلیجی میں موجود ہوتا ہے۔ اس میں چربی کی بھی خاصی مقدار رہتی ہے۔ اور بہت سی چیزیں جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس میں ہوتی ہے۔ کچی کلیجی کے ٹکڑے یا پسی ہوئی کلیجی، کمی خون کی بعض شدید بیماریوں کا علاج ہے۔ اور آنتوں کے مرض کے لئے بھی بہت مفید ہے اوسط مقدار میں اس کا استعمال، ہفتہ میں دو بار مفید ہوگا۔

حکیم حافظ نور احمد خانیوال ملتان۔

قوت باہ اور نامردی

(بسلسلہ ماہ آبان ۱۳۵۵ف م ستمبر ۱۹۴۶ء)

حرارت آلات منی کا علاج

قبل اس کے کہ میں حرارت آلات منی کے ضعف باہ کا علاج بیان کروں۔ بہتر ہے کہ اس کے علامات کو بھی آسانی کی خاطر دوبارہ لکھوں۔ تاکہ علامات کو دوسری جگہ دیکھنے کی تکلیف نہ ہو۔

علامات:۔ اس میں منی کا قوام پتلا اور اس کی رنگت زرد یا زردی مائل ہوتی ہے۔ انزال بہت جلد ہوتا ہے۔ اور منی کے نکلنے کے وقت سوزش محسوس ہوتی ہے۔

علاج:۔ اگرچہ گزشتہ قسط سوم میں اس سبب کو حرارت آلات منی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن فی الحقیقت اس کا باعث مزاج انسانی کی عام حرارت ہے۔ چونکہ مزاج کی حرارت سے جب تک آلات منی متاثر نہ ہوں۔ تب تک ضعف باہ عارض نہیں ہوتا۔ اس لئے ضعف باہ کے سبب کو حرارت آلات منی کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کا علاج وہی ہے۔ جو عام حرارت کا ہے۔ اکثر اطباء مریض کے مزاج سے غفلت کر کے ضعف باہ کے لئے اندھا دھند عام مشہور ادویہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

جو غالباً سخت گرم ہوتے ہیں۔ جس وقت مریض کا مزاج گرم ہو تو گرم ادویہ خواہ وہ کیسے ہی حکمی مقوی باہ اور مجرب کیوں نہ ہوں بجائے فائدہ کے سخت نقصان کا موجب ہیں۔

چنانچہ ضعف باہ کا ایک مریض مطب میں حاضر ہوا۔ اور حالات مرض اس طرح بیان کئے عرصہ پانچ سال کا ہوا۔ کہ میرے دیہات (جہاں میری رہائش ہے) میں ایک نازنین بہت خوبصورت رہتی تھی۔ میں اس کے حسن پر فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کے حصول (خواہش پوری کرنے) کے لئے ہر طرح کی حیلہ سازی کی۔ بہت سی رقم اس کی ملاقات کے لئے اس کے ملنے والی اور دوسری عورتیں، جو ایسا کام بنانے میں خاص مہارت رکھتی تھیں ان کی خدمت بجا لانے میں ضائع کی۔ لیکن مراد پوری نہ ہوئی۔

اس نازنین کے خیال میں اور بھی بہت سے آدمی لگے ہوئے تھے۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ میں رات و دن اسی کے خیال میں لگا رہتا۔ اور اس کی تصویر میری آنکھوں میں گھومتی رہتی۔ میں ہر وقت اس کے پیچھے پھرتا۔ اس کی محبت میرے دل پر قابض ہو چکی تھی۔ ایک سال کے بعد اس کی نظر کچھ میری طرف مائل ہوئی۔ اور آپس میٹھی میٹھی باتیں ہونے لگیں۔

آخر اس نے ایک دن میرے ساتھ رات کو۔ . . . . . وعدہ کیا۔ اور میں اس وقت کی انتظار میں تھا۔ اور اس کا بیتابی سے انتظار کرنے لگا۔ وقت سے کچھ پہلے اس مقام پر پہنچا جہاں کا وعدہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نازنین بھی آ گئی ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد میرا ارادہ . . . . . . ہوا۔ پہلے تو خیزش نہ ہوئی۔ بہت کوشش کے بعد ڈھیلی سست خیزش ہوئی۔ اور نیم دخول سے پہلے انزال ہو گیا۔ انزال کے وقت کچھ سوزش معلوم ہوئی۔ اس وقت نازنین نے کہا۔ کہ کیا پیشاب تو نہیں کر رہے ہو۔

میں سخت شرمندہ ہوا اور ندامت و پشیمانی میں ساری رات کف افسوس ملتا رہا۔ صبح کو گھر سے پانچسو روپیہ اٹھا کر علاج کے لئے روانہ ہوا۔ مختلف اور متعدد نامدار اطباء کا تختہ مشق رہا۔ بہت سے سنیاسیوں کی خدمت کی۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرایا انواع و اقسام کے معجونات۔ لبوبات۔ ماءاللحم۔ کشتہ شنگرف۔ کشتہ سم الفار کچلہ وغیرہ استعمال کئے مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

کشتہ جات کو استعمال کرتے کرتے مجھے خود بھی کشتہ سازی کی مہارت تامہ حاصل ہوگئی ہے"۔

مریض کی کیفیت اس کی عمر مزاج وغیرہ اور ادویہ مستعملہ کی خاصیت پر نظر ڈالنے پر یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ مریض کا مزاج حار ہے۔ اور ضعف باہ کا سبب حرارت آلات منی ہے۔ جو ادویہ اُس نے استعمال کئے وہ سخت گرم تھے۔ اس لئے بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ اس تشخیص کے بعد اس کے لئے کشتہ عقیق اور جوہر کافور تجویز کیا گیا جس کے دو ہفتہ استعمال کے بعد اس کی طبیعت اصلاح پر آگئی۔ اور وہ ضعف باہ جو اس کے مزاج کی حرارت اور ادویہ کی گرمی سے ہوا تھا جاتا رہا۔

بحالیکہ عام طور پر کافور کو ضعف باہ یعنی نامرد کر دینے والی دوا مانا گیا ہے۔ لیکن فی الحقیقت امزجہ حارہ میں اس کی متوسط خوراک مقوی باہ ہے۔ چونکہ ہمارے ملک کا اکثر حصہ گرم مزاج رکھتا ہے۔ اس لئے اہل ملک کے واسطے قوت باہ کے نسخہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب دونوں ادویہ کے نسخے جو مذکورہ مریض کو استعمال کرائے گئے صحیح صحیح درج کئے جاتے ہیں۔

کشتہ عقیق:- جو مقوی باہ، دل و دماغ اور جگر ہے۔

(نسخہ) عقیق سرخ بے داغ دو تولہ لے کر ایک پاؤ سیر روح کیوڑہ اور ایک پاؤ روح گلاب خالص میں ایک ہفتہ کھرل کریں۔ اور خشک ہونے سے پہلے ایک قرص (ٹکیہ) بنالیں۔ نیم سیر گل نیلوفر تازہ میں قرص کو سکوری رگلی (مٹی کا برتن) میں رکھ کر گل نیلوفر نیچے اوپر رکھ لیں اور اچھی طرح گل حکمت کر کے خشک ہونے پر دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ برنگ سفید برآمد ہوگا **خوراک** ۔ دو رتی مسکہ گاؤ میں استعمال کریں۔

جوہر کافور:- تپ دق۔ تپ محرقہ کے لئے مجرب ہے۔ دل دھڑکن کے لئے مفید ہے۔ حرارت آلات منی کے ضعف باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے۔ استعمال کرنے پر اس کے فوائد ظاہر ہونگے۔

(نسخہ) کافور تولہ کو آب مہندی سبز آدھ پاؤ میں کھرل کریں۔ پھر ایک پاؤ گلو سبز کے پانی میں کھرل کر کے ایک ٹکیہ بنادیں اور دو پیالوں میں گل حکمت کر کے بدستور جوہر اُڑا لیں خوراک ایک رتی مسکہ یا بالائی میں استعمال کرادیں۔

ضعف باہ کے لئے صبح کو دو رتی کشتہ عقیق مسکہ میں کھادیں۔ اور شام کو جوہر کافور ایک رتی بالائی میں استعمال کریں۔ فوری فائدہ ہوگا۔ دو ہفتہ کے استعمال سے مکمل صحت ہوجاوے گی۔

اس جگہ سرد ادویہ جو مقوی باہ ہیں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۔ تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ تخم خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر ہمراہ شربت انار دیویں۔ اور بطور مالش روغن بنفشہ یا روغن بادام استعمال کریں۔ گرم غذاؤں اور دواؤں سے پرہیز کریں۔

۲۔ اسبغول ایک تولہ کو ایک سیر دودھ میں نرم آنچ پر غلیظ ہونے تک جوش دیں۔ رات بھر رکھا رہے۔

سویرے کھانڈ (شکر) ملا کر کھائیں مجرب ہے۔

۳۔ سمندر سوکھ ایک تولہ رات کو آدھ پاؤ شیر گاؤ میں تر کر کے رکھ دیں۔ سویرے کو نڈے میں خوب گھونٹیں اور بجائے پانی کے دودھ ڈالیں۔ جب پس جاوے۔ اس میں کھانڈ دو تولہ۔ الائچی خورد دو عدد ڈال کر پی جاویں۔

۴۔ تخم ریحان، آرد پنبہ دانہ ہر ایک تولہ۔ تخم پالک دو ماشہ، دانہ الائچی خورد ۱ ماشہ شامل کر کے سولہ پڑیاں بناویں۔ صبح شام ایک پڑیہ دودھ کے ساتھ کھاویں۔

۵۔ برگد کی ڈاڑھیاں آدھ پاؤ لا کر سایہ میں خشک کر کے پیس لیں۔ پھر اس سفوف کو بکری یا گائے کے دودھ میں ملا کر جوش دیں۔ جب دودھ کھویا بن جاوے اس میں ادویہ ذیل کا سفوف ملاویں۔ مغز بادام مقشر، مغز کدو، مغز پنبہ دانہ ہر ایک دو تولہ، موصلی سفید، بہمن سرخ و سفید ہر ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ ماشہ یہ ادویہ ملا کر دوچند مصری کے قوام میں معجون بناویں۔ خوراک ایک تولہ۔ صبح و شام ہمراہ دودھ۔ مجرب ہے۔

۶۔ تج، تالمکھانہ، موصلی سیاہ، طباشیر کبود، ہر ایک تین تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، کھانڈ آدھ پاؤ۔ تین حصہ کریں۔ ایک حصہ سفوف کو آدھ سیر دودھ گاؤ میں ملا کر پی جاویں۔ مجرب ہے۔

۷۔ نشاستہ، کمرکس، خارخسک، روغن زرد (گھی گاؤ) ہر ایک ایک پاؤ۔ مغز بادام دس تولہ صمغ عربی، خشخاش سفید۔ ہر ایک پانچ تولہ۔ بہمن سفید و سرخ ہر ایک دو تولہ۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری ہر ایک ایک تولہ۔ صمغ عربی اور نشاستہ کو روغن میں بریاں کریں۔ اور باقی ادویہ کے ساتھ سفوف کر کے ملا رکھیں۔ خوراک دو تولہ صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

چیدہ مجربات جو بالخاص مقوی باہ ہیں:۔

۸۔ **دوار البصل**۔ یہ قرابادین کا مایہ ناز نسخہ ہے۔ حرارت آلات منی کے مریضوں کے لئے لاجواب ہے (نسخہ) آب پیاز سفید ایک پاؤ۔ شہد ایک پاؤ۔ دونوں کو ملا کر جوش دیں۔ جب صرف شہد رہ جاوے اتار کر محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک تولہ۔ رات کو کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔

۹۔ **سفوف مقوی باہ**۔ مغز تخم سرس دو تولہ۔ کھانڈ دو تولہ، خوراک روزانہ ۲ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھاویں۔

۱۰۔ **ایضاً**۔ خارخسک، موصلی سفید و سیاہ، موصلی سینبل، ناگ چکنی ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر سفوف بناویں۔ خوراک ۶ ماشہ ہمراہ دودھ۔

۱۱۔ **کشتہ قلعی**۔ جو ضعف باہ کے لئے قابل قدر نسخہ ہے۔ (نسخہ) قلعی مصفی متورق، سرب متورق۔ مسکہ مصفی ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار ۲ تولہ۔ ملا کر کھرل کریں۔ جب ٹکیہ بن جاوے اور باریک ہو کر سفوف بن جاوے نگاہ رکھیں۔ خوراک ایک رتی مکھن میں کھاویں۔

۱۲۔ **مغلظ مقوی باہ**۔ پوست اسبغول ایک تولہ۔ شیر گاؤ نیم سیر، مصطگی رومی اصلی ایک ماشہ چھلیا سفید۔ موصلی سیاہ ہر یک دو ماشہ۔ مصری سنگری ۵ تولہ پہلے دودھ میں پوست اسبغول ملا کر گرم کریں۔

جب گاڑھا ہوجاوے۔ آتار کر باقی ادویہ باریک پیسی ہوئی ملاویں۔ رات کو محفوظ رکھیں۔ صبح کو جما ہوا ہوگا۔ نہار منہ کھا لیں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے کمال فائدے ظہور میں آئے ہیں۔

۱۴ حب مقوی باہ و ممسک ۔قوت باہ اور امساک دائمی پیدا کرتی ہیں. جریان کو مفید ہیں۔ خون کی مولد ہیں (نسخہ) سلاجیت اصلی ایک تولہ. کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ۔ اچھی طرح مخلوط کرکے گولیاں بقدر دانہ نخود تیار کریں۔ خوراک ایک سے دو گولی تک صبح وشام ہمراہ دودھ یا پانی کے استعمال کریں۔ تین ہفتہ کے استعمال سے جمیع امراض جو حرارت آلات منی سے ہو نیست و نابود ہوجاویگا۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز لازمی ہے یہ نسخہ میرے مطب میں ہروقت تیار رہتا ہے۔ یہ دوائیں جو تحریر کی گئی ہیں۔ ایسی نہیں کہ ایک ہی دن کھا کر رات کو آزمائش کرنے لگیں بلکہ متواتر ہفتہ دو ہفتہ کھا کر جماع و دیگر گرم و ترش اشیا سے پرہیز کر کے ہمیشہ کا فائدہ اٹھائیں۔ خدا کا شکریہ بجالاویں۔ اور بندہ کو دعا نیک سے یاد کریں۔

حرارت آلات منی کا علاج آپ کی خدمت میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان ادویہ کے استعمال کے ساتھ جسم کو زاید گرمی سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔

حرارت جگر اور بدن کی گرمی دور کرنے کے لئے شربت صندل و شربت نیلوفر وغیرہ استعمال کراویں۔

ان ادویہ کی تصدیق یا تکذیب بذریعہ حکیم دکن تحریر کریں۔ باقی ماندہ حرارت آلات منی کے مجربات آئندہ کسی شمارہ میں پیش خدمت ہوں گے۔

حکیم مرزا عبدالوہاب بیگ۔

قوتِ سماعت کی حقیقت

سننے کی قوت کا تعلق کانوں سے ہے۔ روحانی تفریحات کا منبع ہے۔ موسیقی کی جان آفریں لذتوں سے بہرہ ور ہونے کی قوت سماعت اسی عضو سے متعلق ہے۔ اسی قوت سے شیریں کلامی اور دلآویز نغمے فردوس گوش بن جاتے ہیں۔ یہی قوت رعد کی کڑک اور بم کے دھماکوں کو آفت جان بنا دیتی ہے۔ خوف اور دہشت کی لہر رگ رگ میں پیوست کر دیتی ہے۔ اور خوش خبریوں اور مسرت خیز اطلاعیں سُن سُن کر آدمی موٹا تازہ اور صحت ور بن جاتا ہے بقول ؎

جانور فربہ شوند از خور و نوش :: آدمی فربہ شود از راہ گوش

یوں تو جسم انسان کا کوئی عضو حکمت سے خالی نہیں۔ حکیم مطلق نے کیسی کیسی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے جس کا شکریہ ادا کرنے سے بھی انسان قاصر ہے۔ بقول سعدیؒ ؎ شکر خدائے را کہ تواند شمار کرد :: یا کیست آنکہ شکر یکے از ہزار کرد

ان نعمتوں کے منجملہ قوتِ سماعت بھی ایک عجیب نعمت ہے۔ سماعت میں ذرا فرق آ جائے تو زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے اس لئے ہر بنی نوع انسان کو لازم ہے کہ جسم کے دیگر اعضاء کی طرح کان کی بھی پوری پوری نگہداشت اور حفاظت رکھے سچ تو یہ ہے کہ دنیا میں خوش نصیب وہی شخص ہے۔ جو تندرستی کی دولت سے مالا مال ہے۔ اور صحت و تندرستی کی قدر پہچانتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہی دنیا جہاں کی لطف اندوزیاں ہیں۔ بقول غالبؒ ؎

تنگ دستی بھی ہو اگر غالب :: تندرستی ہزار نعمت ہے

مگر یہ سب اسی حد تک ہے کہ آلہ سماعت (کان) صحیح سلامت اور ہر قسم کے نقص سے پاک ہو۔ اب ہم اس عضو شریف یعنی کان کی حقیقت، اس کی ساخت اور سماعت کی نوعیت، اس کے امراض و عوارض کا بالتفصیل تذکرہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

کان کی تشریح

اس کی ساخت نہایت نرم و نازک اور پیچیدہ ہے۔ خدا نے اس آلہ کو عظم حجری کے اندر محفوظ کر رکھا ہے۔ کان کھوپری کی جڑ میں دائیں اور بائیں دونوں جانب ہیں۔ یہ تین حصوں میں منقسم ہوتا ہے بیرونی، درمیانی، اندرونی۔ بیرونی حصہ کان کی سیپی اور گاؤدم نالی۔ کان کی سیپی کیا ہے؟ دراصل یہ ایک ہڈی ہے جو آواز کو جمع کرتی ہے۔ یہ آواز گاؤدم نالی میں جاتی ہے۔

یہ نالی اندر کی جانب آہستہ آہستہ پتلی اور تنگ ہو کر بل کھاتی ہوئی ایک جھلی سے جا ملتی ہے۔ اس جھلی کو پردۂ گوش کہتے ہیں۔ یہ پردہ نہایت نرم و نازک ہوتا ہے۔ اور اس کے پھٹ جانے سے یا اس میں تناؤ پیدا ہونے سے بہرہ پن عارض ہو جاتا ہے اس بیرونی حصہ کان میں باریک باریک بال ہوتے ہیں۔ جو خطرناک جراثیم کے حملہ کو روکنے کا کام انجام دیتے ہیں گاؤدم نالی میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ جو کان کی رطوبت کو جمع کر کے اس نالی کو تر رکھتی ہیں۔

کان کا درمیانی حصہ لمبائی میں تقریباً ڈیڑھ انچ ہوتا ہے اس کا سوراخ ہوا سے بھرا رہتا ہے۔ اور اس میں

تین چھوٹی ٹکونی شکل کی ہڈیاں آپس میں مل گئی ہیں۔ یہ ہڈیاں آواز کو لے جاتی ہیں۔

• اندرونی حصۂ کان کی ساخت کچھ عجیب سی ہے یہ حصہ پانی کی طرح ایک سیال چیز سے بھرا رہتا ہے۔ سماعت کے اعصاب سے دماغ سے نکل کر یہاں پہنچنے کے بعد کئی حصوں میں تقسیم و منتشر ہو گئے ہیں الحاصل بیرونی حصہ کان خبروں کو جمع کر کے گاؤدم نالی کے ذریعہ کان کے پردہ تک پہنچاتا ہے۔ یہ پردہ اپنی حرکت سے اس کی تیزی کو زیادہ کر دیتا ہے۔ کان کی تکونی ہڈیاں آواز کی لہروں کو ٹھیک جگہ پر پہنچاتی ہیں۔ اور اعصاب اس کی خبر دماغ کو پہنچاتے ہیں یہی فعل سماعت کی تکمیل کرتا ہے۔

امراض گوش اور اُن کے اسباب - چوٹ لگنا۔ تیز دوا کھانا یا ٹھنڈی سیال دوا کان میں ڈالنا۔ بلغم کی زیادتی یا کان میں کوئی کیڑا مکوڑا گھس جانا۔ میل کی زیادتی سرد ہوا یا پانی کان میں داخل ہونا۔ کان کو انگلی یا کاڑی وغیرہ سے صاف کرنا۔ جس سے خراش پیدا ہو۔ کان میں دوا سے پچکاری کرنا۔ کونین کا زیادہ استعمال شراب نوشی۔ مرض نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ، شور و غل اور بھاری تڑاقہ دار آواز کا سننا، زیادہ رونا دھونا، چیخنا، چلانا، گرمی کی زیادتی، امراض متعدی کا حملہ، زہریلے بخاروں سے یا عام کمزوری یا نقاہت یا کثرت سے تمباکو نوشی نیز شیر خوار بچوں کو لٹا کر دودھ پلانا وغیرہ کان کے امراض کے اسباب ہیں۔

ہمارے ملک کی ۹۰ فی صدی عورتیں صحت کے اصولوں سے بالکل ناآشنا ہوتی ہیں۔ کاہلی یا سستی سے اپنے بچوں کو لٹا کر دودھ پلاتی ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دودھ کا اخراج بچہ کے کان سے ہونا شروع ہوتا ہے۔ اور کان میں ورم ہو کر پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث پردہ گوش میں سوراخ پڑ جاتے ہیں اور بعض دفعہ یہ پیپ دماغ تک پہنچ کر ورم دماغ کا سبب بنتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی کسی ہوشیار تجربہ کار طبیب سے رجوع ہو کر علاج کرنے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی بلکہ ناسمجھ عورتیں محلہ کی بڑی بوڑھیوں سے علاج کرواتی ہیں۔ چنانچہ صحیح علاج نہ ہونے کے سبب مرض جڑ پکڑ لیتا ہے اور پیپ کا اخراج دائمی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ کان میں ناسور پیدا ہو جاتا ہے یا بچہ ہمیشہ کے لئے بہرا ہو جاتا ہے یا ورم پھوٹ کر موت کا باعث بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے لائق ماؤں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ہمیشہ بیٹھ کر دودھ پلائیں۔ اپنے عزیز بچوں کی خاطر تھوڑی سی تکلیف برداشت کر لیا کریں۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بچوں کے کان صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو عورتیں اپنے ناصاف منہ میں پانی بھر کر کان میں کلی کرتی ہیں۔ یعنی منہ سے پچکاری کا کام لیتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بات خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ ناصاف منہ کے ہزارہا خطرناک جراثیم یا بالفاظ دیگر عفونت کان میں پہنچ کر مرض کو پیچیدہ کرنے کے علاوہ کئی دوسری بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ اس لیے منہ سے کلی کر کے کان صاف کرنے کی جرأت کبھی نہ کریں اگر ایسی شدید ضرورت ہو تو کسی حکیم سے کان صاف کروائیں کیونکہ بچوں کے آلات سماعت نہایت نرم اور نازک ہوتے ہیں۔ حکماء کا مقولہ ہے کہ کان کو کھجانا ہو تو کہنی سے کھجائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کان کے کھجانے میں بھی حد درجہ احتیاط کریں۔

حفاظت گوش کی احتیاطی تدابیر - ان تمام آوازوں سے پرہیز کریں۔ جو کانوں کو بری لگتی ہوں زیادہ گرم و زیادہ سرد یا سیال دوا کانوں میں نہ ڈالیں سرد ہوا اور سرد پانی سے کانوں کو بچائیں گرد و غبار سے بچیں کیونکہ کانوں میں میل زیادہ جمع ہو کر ثقل سماعت کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ کوئی سیال دوا کانوں میں ڈالیں تو پہلے اُسے نیم گرم کر لیں۔ زیادہ بات چیت، بکواس یا چیخنے چلانے سے احتراز کریں تمام قسم کی نشہ آور چیزوں سے بچیں۔ کہ

نشہ بازوں کی سامعت کند ہوجاتی ہے۔ خصوصاً تمباکو سے سخت پرہیز کریں۔ کیونکہ تمباکو انسانی صحت کو گھن کی طرح آہستہ آہستہ برباد کردیتا ہے۔ اس کی بُرائی پر کوئی نظر نہیں کرتے ناسمجھی سے اس کو کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔

کھانے پینے میں معدے کا لحاظ رکھیں۔ چونکہ معدہ انسانی قلعہ کا دروازہ ہے۔ جہاں قلعہ کا دروازہ ناپائیدار ہو تو ظاہر ہے کہ ایسا قلعہ دشمن کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے اس لئے اس کا مقدم خیال رکھا جائے۔

نکتہ:۔ سردی کے درد میں گرم، گرمی کے درد میں سرد علاج سے فائدہ ہوتا ہے۔ کان کے علاج سے پہلے مسہل ضرور دیں۔

امتحان گوش:۔ آئینہ انعکاس کی مدد سے پردہ گوش کو دیکھیں اگر پردہ اچھا ہے تو اس کا رنگ نیلا اور شفاف ہوگا۔ سیلان کان میں پردہ گوش سُرخ نظر آتا ہے۔ بعض وقت کان میں طرح طرح کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ اس کا سبب غم و فکر یا فاقہ یا کونین کا زیادہ استعمال یا عام کمزوری ہوتا ہے۔ سبب کو رفع کریں۔ تو خود بخود صحت ہوجاتی ہے۔ کان میں زیادہ میل جمع ہوگیا ہو تو کان کا سوراخ بند نظر آئے گا۔ میل کی زیادتی سے سامعت کند ہوگی ہو تو کسی طبیب سے کان صاف کرالیں۔ ناواقف جاہل لوگوں سے کان صاف کرانے کا خیال ہرگز نہ کریں۔ اس سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔

کان کا میل نکالنے والے لوگوں کو آپ نے اکثر دیکھا ہوگا۔ جو گاؤں گاؤں اور شہر کے بازاروں میں چکر لگاتے پھرتے ہیں۔ اور ناواقف لوگوں کو دھوکا دے کر من مانے روپے کماتے ہیں۔ ان سے خبردار رہنا چاہیئے یہ لوگ کان سے کنکر اور پتھر نکال کر بتلاتے ہیں یہ محض ایک شعبدہ بازی ہے اور کچھ نہیں کان کے امراض میں کسی ہوشیار طبیب سے معالجہ کرائیں۔ ایسے راہ گیروں سے علاج کرانا خطرناک ہے۔

علامات و علاج۔ کسی شریان کا منہ کھل جانے یا مار لگنے سے کوئی رگ پھٹ کر یا کبھی شدت کا نزلہ زکام ہو کر کان سے خون بہنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں انار ترش مع پوست کے کچل کر سرکہ میں جوش دے کر صاف کر کے نیم گرم چند قطرے کان میں ڈالیں۔ تو خون بہنا بند ہوگا۔ اگر کان سے بوجہ بحران خون بہتا ہے۔ تو جب تک کہ غشی یا ضعف کے علامات ظاہر نہ ہوں خون کو نہیں روکنا چاہیئے۔ کان میں کوئی سخت چیز جیسے لوہے کا ذرہ یا لکڑی کا برادہ یا کنکر پتھر یا پھول جانے والی شئے چلی جائے تو جلد سے جلد ماہر فن کی خدمات حاصل کر کے اُس کا علاج کرائیں ورنہ سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔

ریاح کی زیادتی سے بھی درد ہوتا ہے۔ ریاح گرم معدہ سے اوپر کی جانب صعود کرنے یا دھوپ میں چلنے سے شدت کی گرم ہوا کا اثر کان میں پہنچ کر درد کا سبب بن جاتا ہے۔ سبب کو رفع کریں۔ معدہ کی اصلاح کریں۔ گرمی کو اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ پھر ایک ماشہ افیون بھوبل میں ڈال کر لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر نیم گرم کر کے صبح دوپہر شام چار چار قطرے ٹپکائیں۔ افاقہ ہوگا۔ اگر ریاح سرد سے درد پیدا ہوا ہے تو مریض کو اکثر متلی کی شکایت رہتی ہے۔ سرد ہوا یا سرد پانی کان میں داخل ہو تو صرف درد رہتا ہے۔ مگر متلی کی شکایت نہیں رہتی ان ہر دو حالتوں میں مریض کو مسہل دے کر تلسی کے پتوں کا نیم گرم رس صبح و شام دو چار قطرے کان میں ڈالنے سے یا شراب خالص کے چند قطرے ٹپکانے سے یا آب برگ سداب آب لہسن ہینگ ہموزن لے کر روغن کڑ میں ملا کر گرم کریں۔ حتیٰ کہ پانی جل

[illegible] کان کے درد میں مفید ہے۔ (باقی آئندہ)

شفاخانہ حکمت نگر مغل پورہ حیدرآباد دکن کی مقبول دوائیں

کثرت حیض
ماہواری ایام کا کثرت سے خون جاری رہتا ہو یا بار بار حاجت ہوتی ہو۔ تکلیف سے یا بلا تکلیف خون خارج ہوتا رہتا ہو اس کے لئے **سفوف سیلان احمر** مفید ہے غیر طبعی خون کا اخراج رک جاتا ہے۔ پستی اور کمزوری بھی جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸؍)

کالی کھانسی
یعنی ہوپنگ کف کا شرطیہ علاج دو ہفتہ کے اندر ہی مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ سینکڑوں مریض صحت یاب ہوئے ہیں۔ اس دوا کا نام حب شہیقہ ہے۔ قیمت پانچ درجن ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱)

سوزاک
پیشاب کی جلن اور پیپ ۔ دھبہ ، سوزاک کی سب تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے **حب بہروزہ** نہایت مفید اور مجرب ہے ۔ قیمت فی درجن آٹھ آنہ ۔ ۴ درجن کافی ہوتی ہیں ۔

کدو دانے
کدو دانوں کو جڑ سے دور کرنے کے لئے **سفوف کدانہ** بہت موثر ثابت ہوا ہے ، مرض کو جڑ سے کھو دیتا ہے پھر کدو دانے پیدا نہیں ہوتے ۔ ۸ خوراک چار روپیہ جو عموماً ایک مریض کے لئے کافی ہے۔

قولنج
پیٹ کا درد اور قولنج کے بےچین کر دینے والے درد کو فوری تسکین دینے والی دوا **معجون قولنج** بہترین ثابت ہوئی ہے ۔ چند روز باقاعدہ استعمال کرنے سے اس کے دورے بھی ہمیشہ کے لئے موقوف ہو جاتے ہیں فی خوراک چھ آنہ ۔ دس خوراک تین روپیہ (سیہ) آٹھ آنہ

نزلہ وزکام
پرانے سے پرانے نزلہ کو دفع کرنے کے لئے **تریاق نزلہ** اکسیر ہے۔ حسب ہدایت پورا کورس استعمال کیا جائے تو صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے ۔ تریاق نزلہ کے قیمت بیس تولہ پانچ روپیہ (صہ)

کھانسی
جب بلغم گاڑھا ہو ۔ دقت سے خارج ہوتا ہو ، سینہ میں تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہو کھانسی چین نہ لینے دیتی ہو تو **حب سعال** سے آرام ہو جاتا ہے ۔ کھانسی نام کو نہیں رہتی ۔ بلغم آسانی سے خارج ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی درجن چار آنہ (۴؍)

دمہ
سانس کی تنگی ۔ ضیق النفس اور دمہ کے لئے **اکسیر دمہ** واقعی اکسیر ہے سانس کی تنگی کو دفع کرتا ہے چند خوراک سے صحت ہو جاتی ہے ۔ فی خوراک دو رتی دوا کافی ہے قیمت ۱۶ خوراک دو روپیہ (عہ)

خون کی خرابی
فساد خون کو دور کرنے کے لئے **معجون مصفی خاص** نہایت ہی مفید ہے ۔ بدن کی پھنسیاں ۔ خراش سرخ دھبے وغیرہ دور ہو کر صحت ہو جاتی ہے ۔ قیمت دس تولہ جو ایک مریض کے لئے عموماً کافی ہے قیمت فی تولہ بارہ آنہ ۔ مکمل کورس چھ روپیہ (سے)

ماہواری ایام کا رک جانا
احتباس طمث ، قلت طمث کے لئے معجون ابہل مخصوص دوا ہے ۔ ایام آسانی سے اور باقاعدہ جاری ہو جاتے ہیں ۔ کمر وغیرہ کا درد موقوف ہو جاتا ہے رحم کا ورم بھی جاتا رہتا ہے۔ قیمت اکیس روز کی دوا دس روپیہ (عہ) جو ایک مریضہ کے لئے کافی ہے۔

مینجر شفاخانہ حکمت نگر مغلپورہ حیدرآباد دکن

مجربات

ڈاکٹر عبدالشکور مٹیا برج کلکتہ

موسم سرما کا بہترین تحفہ

امساکی چھوہارے

موسم سرما کے لئے اپنا ذاتی مجرب المجرب نسخہ ایسا زود اثر پیش کر رہا ہوں جس سے ہر شخص ایک سال تک مقوی اعصاب غذا یا دوا سے مستغنی رہا کرے۔ یہ دوا بھی ہے اور بہترین غذا بھی ہے۔ نہایت مقوی قلب و مقوی دماغ و مقوی اعصاب، بہترین ممسک و مبہی بھی ہے۔

(نسخہ) عاقرقرحا اصلی ا تولہ، عود غرقی اصلی ا تولہ۔ موصلی سفید ۹ ماشہ، تودری سرخ ۹ ماشہ۔ ریگ ماہی ۹ ماشہ، بہمن سفید ۹ ماشہ، ثعلب پنجہ ۹ ماشہ۔ زعفران کشمیری ۹ ماشہ، مشک خالص ۶ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ا تولہ۔ عنبر اشہب تین ماشہ، تمام دوائیوں کو علٰحدہ علٰحدہ سفوف کرلیں۔ اس میں ٹنکچر کینابس انڈیکا (عرق برگ قنب۔ بھنگ کی تازہ پتیوں کا عرق) چار ڈرام اور برادہ صندل میسوری دو ڈرام اضافہ کر کے باہم خوب ملائیں اب آپ بیس عدد موٹے موٹے چھوہارے لے کر دھو ڈالیں اور اُسے بیچ سے چاک کر کے دو پھانکیں بنائیں۔ گٹھلیاں نکال کر پھینک دیں۔ اور گٹھلی والے مقام پر فی چھوہارہ تیس ماشہ مرکب بھر کر دونوں پھانکیں برابر رکھ کر مہین مضبوط دھاگے سے باندھ دیں۔ ہر چھوہارے میں تین تیس ماشہ دوا بھرنا لازم ہے۔ ایسے بیس عدد چھوہارے تیار کرلیں۔

ترکیب استعمال:۔ دن کو دس بجے ایک پاؤ سیر گرم دودھ میں ایک عدد چھوہارہ بھگو کر رکھ دیں۔ شب کو دس بجے چھوہارہ کو معہ دودھ کے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب دودھ صرف آدھی چھٹانک کے قریب رہ جاوے آگ سے اُتار کر رکھ دیں جب سرد ہو جائے دودھ پی جائیں۔ اور چھوہارہ چبا کر کھالیں۔

یہ کرشمہ صفت چھوہارے بہترین ممسک، مبہی، مقوی باہ، مولد منی، مغلظ منی، کمزوری اعصاب کے لئے بے نظیر ہیں۔ پہلے روز سے ہی برقی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دوائے مذکور چالیس چھوہاروں کے لئے کافی ہے۔ نصف دوا میں بیس چھوہارے تیار ہوتے ہیں۔

حکیم محمد عبدالعزیز ۵ ا چک ضلع لائل پور

دو نسخے

یہ دونوں نسخے میرے ۹۰ فی صد مجرب ہیں۔ اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو لاگت کا ذمہ دار ہوں۔ دوائیں ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ ترکیب بالکل سہل ہے۔ بعد آزمائش ناظرین تصدیق یا تکذیب سے مطلع فرمائیں۔ اگر تصدیق کی گئی تو مزید نسخے پیش کرتا رہوں گا۔

۱۔ سفوف پیچش۔ سونف، سونٹھ، ہلیلہ سیاہ، ڈوڈہ پوست، خشخاش، ہر ایک پانچ پانچ تولہ۔ لے کر باریک پیس کر خالص گھی میں اچھی طرح چرب کرلیں۔ مقدار خوراک تین ماشہ، ہمراہ آب سرد۔ بچوں کو عمر کے لحاظ سے کم و بیش۔ مقدار دن میں تین دفعہ دیں۔ زحیر صادق اور کاذب یعنی سدی اور غیر سدی یعنی بغیر سدوں کی پیچش ہر دو کو مفید ہے۔ سدے توڑ کر خون اور آؤں کو ایک ہی دن میں موقوف کرتی ہے۔ نادر روزگار ہے۔

۲۔ اکسیر سیلان الرحم۔ رس کپور ۳ ماشہ، تخم حرمل باریک سفوف کیا ہوا ۲ تولہ باہم ملاکر تین روز تک متواتر کھرل کرکے رکھ لیں۔ خوراک چار رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ یا شہد یا ملائی صبح و شام کھلائیں۔ سیلان کے علاوہ خنازیر، آتشک، سوزاک، بیک وقت لاحق ہوں تو مفید ہے۔ اگر تجربہ پر غلط ثابت ہو تو میں لاگت کا ذمہ دار ہوں

حکیم محمد معین الدین صدیقی اندابور

تین مجرب نسخے

نشہ کی عادت ترک کرنا: اس خصوص میں نشہ باز کے ہمدرد دوست کو چاہیئے کہ نشہ باز کو سیندھی پینے کے لئے ایسے مقام پر لے جائے جہاں سے کہ نجاست پڑا ہوا مقام قریب تر ہو۔ اور جہاں اکثر لوگ اکثر پاخانہ کرتے ہوں۔ وہاں اس کے حاشیہ کے چار دوستوں کے ساتھ سیندھی پلائی جائے۔ اور اتنی سیندھی پلائی جائے کہ نشہ میں مدہوش ہو جائے۔ اور بھلی و بُری کی تمیز نہ رہے۔ اور وہ نشہ میں مخمور ہو کر زمین پر لیٹنا شروع کرے۔ جب یہ نوبت آجائے۔ تو اس خیر خواہ دوست کا فریضہ ہے کہ نشہ باز کو اُس غلاظت بھرے مقام سے گزرتے ہوئے (بوقت شب) گھر کی طرف لے چلے۔ چلتے چلتے کسی ترکیب سے جہاں غلاظت پڑی ہے۔ وہاں اُس کو لٹادے۔ اور کپڑوں کو غلاظت و پاخانہ سے خوب لت پت ہونے دے اور پھر وہاں سے اُسی حالت میں اس کو گھر کی طرف لے جائیں۔ جب وہ اپنے محلہ میں پہنچ جائے تو تمام اہل محلہ کو اس کی اس حالت کو بتلاکر ہنسی مذاق اڑاکر خوب شرمندہ کرائے۔ جب صبح ہو جائے تو مکرر اُس کے کپڑے اہل محلہ اور اس کے اکابرین، بزرگوں کو بتلاکر اس کو سامنے بلواکر بہت ہی نادم کرائے اور یہاں تک کہ اُس کو اپنی اس حالت پر افسوس ہونے لگے تو اُس سے عہد کرالیں کہ اب سیندھی نہ پیوں گا۔ غرض کہ اس طرح کے چند بار کے عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ نشہ کی عادت ترک ہو جائے گی۔

ہمدرد دوست بالراست مجھ سے مشورہ لیا کریں۔ ایک نہیں پچاسوں علوی اور سفلی عمل بتلاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور مقصد میں کامیابی ہوگی۔ مناسب ہوگا کہ نشہ باز کے خاندان کے پیشہ و عمر و ماحول و حاشیہ والوں کے اعداد شمار اور طرز عمل سے تفصیلی مطلع فرمادیں۔

پیشاب بند ہو جانا۔ قلمی شورہ اور الائچی کے دانے مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر تین ماشے سے چھ ماشے تک حسب عمر و طاقت مریض پڑیاں بنالیں۔ ایک پڑی کھلاکر اوپر سے پاؤ سیر دودھ اور پاؤ سیر پانی اکاون بار اوپر نیچے کرکے مریض کو پلادیں۔ اور کسی دیگ یا برتن میں نیم گرم پانی میں جو قدرے سہتا سہتا ہو بٹھادیں۔ اور بٹھانے سے پہلے اسی شورہ والے سفوف کی زیر ناف (جہاں پیشاب کی تھیلی ہوتی ہے۔ مالش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک بار کے عمل سے ہی فائدہ کلی ہوتا ہے۔ یہ میرا کئی مرتبہ کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ بفضل خدا کبھی خطا نہیں کیا۔ ..... اور مریض کی جملہ کیفیت، حالت و عمر، پیشہ وغیرہ سے بالراست مطلع فرماکر مفید مشورہ حاصل فرماسکتے ہیں۔ جوابی ٹکٹ ضروری چاہیئے۔

ککرے اور آشوب چشم - اگر شب یمانی (جس کو عوام جھنگری کہتے ہیں) کو توے پر بھون کر کھیل تیار کریں۔ ایک تولہ کھیل ایک چھٹانک پانی میں ملا کر روزانہ صبح و شام بچوں کے آنکھ میں ڈالا کریں۔ اگر بطور حفظ ما تقدم استعمال کریں۔ تو مانع آشوب و ککرے ہے۔

دیگر - اگر شدید درد آشوب چشم ہو تو عورت کے دودھ کی دھار آنکھ میں ماریں فوراً سکون ہوگا۔

حکیم شیخ عبدالرحیم تسمل کرانوی

خون بواسیری

دم الاخوین ۳ ماشہ۔ ہمراہ شربت انجبار ایک تولہ، شربت حب الآس ایک تولہ صبح و شام پلائیں یہ ایک خوراک ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خون آنا بند ہوگا۔ بواسیر کو بھی آرام ہوگا۔ نیز مسوں پر بعد طہارت مندرجہ ذیل سفوف ملا کریں۔ خرجہرہ زرد و خورد سوختہ یک تولہ، سپاری دکنی سوختہ جس کو چکنی سپاری کہتے ہیں یک تولہ۔ کتھا عمدہ یک تولہ ہر سہ کو کوٹ کر سرمہ سا کر کے اور کپڑ چھان کر کے شیشی میں رکھیں اور بعد طہارت مسوں پر ملا کریں چند دنوں میں انشاء اللہ مسے خشک ہو جائیں گے۔ اور درد وغیرہ کو بھی تسکین رہے گی۔

حکیم محمد مشائخ دارٹی

برائے مرہم

فساد خون، خارش تر اور جلد کی خراش کے لئے بہت مفید ہے۔

(نسخہ) گائے کا مسکہ ۱۰ تولہ ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر خاکستر میں دبا دیں۔ پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر کتھا دیسی ۳ تولہ مردار سنگ ۳ ماشہ، رس کپور تین ماشہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ، اسی سلسلہ سے ہر ایک دوا مسکہ میں ڈال کر حل کرتے جائیں۔ آخر میں نیلا تھوتھا جب حل ہو جائے تو مرہم تیار ہوگا۔ اس کو صاف نئے برتن میں محفوظ رکھیں اور مقام خارش اور پھنسیوں وغیرہ پر لگائیں۔ صبح صابن اور گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ دو چار روز ہی میں افاقہ ہو کر مرض دفع ہو جائیگا۔ بارہا کا مجرب ہے۔

مجربات خصوصی

حکیم ابوالفقر محمد شمس الحق خاں امرتسر

اکسیر برص - برص کسی قسم کا ہو ہر صورت میں مجرب اور بے عدیل ہے۔ اس کا استعمال ہر حالت میں مجرب ثابت ہوا ہے (نسخہ) پوست درخت کیکر (ببول) چار سیر، قند ۴ تولہ، دونوں کو باہم ملا کر مٹی کے برتن میں ۲۰ دن رکھیں، پھر قرع انبیق میں عرق کشید کر لیں۔ روزانہ دس تولہ صبح و شام استعمال کریں۔ ایک ماہ کے استعمال سے برص کی سفیدی دور ہوگی۔ رنگ گندمی نکل آئیگا۔

اکسیر بخار - قلمی شورہ ۴ تولہ، نوشادر ۲ تولہ، سم الفار ۳ ماشہ۔ تینوں کا جوہر اڑا لیں۔ مقدار خوراک دو چاول۔ ہمراہ بدرقہ مناسب۔ ۱۰۴ درجہ بخار کو فوراً نارمل کر دیتا ہے۔ انگریزی دواؤں کے مقابل میں مفید پایا گیا ہے۔

دنیائے طب

مفاد طبابت دستوری اصلاحات

مجلس اتحاد المسلمین کے نمائندگان دیسی طب کی ترقی میں پابند رہینگے

دیسی طبابت کا مفاد مجلس کے لئے انتہائی عزیز ہے

نظام آیورویدک یونانی طبی کانفرنس کا ایک جلسہ عام بتاریخ ۴ر آذر ۱۳۵۶ف کو نواب حکیم مقصود جنگ بہادر صدر کانفرنس وصدر انجمن اطباء یونانی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مفاد طبابت کے سلسلہ میں مقننہ کے ہندو مسلم امیدوار کی نمائندگی کے لئے اپنے نمائندوں کو منتخب کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔

چنانچہ ایوان نے پنڈت حکیم نارائن داس صاحب نائب صدر کانفرنس کو ہندو امیدوار کی حیثیت سے بالاتفاق منظور کیا اور چونکہ مسلمانان دکن کی نمائندہ جماعت مجلس اتحاد المسلمین نے ڈاکٹر لیسین زبیری صاحب کو مسلم امیدوار کی حیثیت سے نامزد کر دیا ہے۔ اس لئے اگر مجلس دیسی طبابت کے مفاد کے تحفظ کا یقین دلا دے اور مطمئن کر دے تو اس کے نامزد کردہ امیدوار کو ذمہ دار قرار دیئے اور اس کو اپنی نمائندگی سپرد کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں صدر محترم مجلس اتحاد المسلمین سے جو مراسلت ہوئی اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ نہ صرف دیسی طبابت کے حامیین اس سے واقف ہوں بلکہ مجلس کے مسلم نمائندہ "ڈاکٹر لیسین زبیری" اور اپنے ہندو نمائندے حکیم نارائن داس کے لئے اپنی رائے محفوظ رکھیں۔ اور تاریخ مقررہ رائے دہی پر نظام کالج (یہ بلدہ کی حد تک مرکز قرار دیا گیا ہے) میں صبح دس بجے سے شام کے ۶ بجے تک کسی وقت تشریف لا کر اپنی قیمتی رائے حوالہ کریں۔ فقط۔

حکیم شفا مجددی شہابی معتمد کانفرنس

نقل مراسلہ دفتر نظام آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

خدمت شریف جناب مولانا مظہر علی صاحب کامل صدر مملکتی مجلس اتحاد المسلمین!

حیدر آباد نظام آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے جلسہ عام منعقدہ ۴ر آذر ۱۳۵۶ف میں مفاد طبابت کے نمائندہ مجلس مقننہ کے واسطے یہ قرار پایا ہے کہ مجلس اتحاد المسلمین چونکہ مسلم نشست کے واسطے اپنے انتخاب کا اعلان کر چکی ہے اس لئے اطباء اور دید صاحبان کی یہ جماعت مناسب نہیں سمجھتی کہ وہ کسی فریق کے مقابل مخالفانہ طرز اختیار کرے، اس لئے بہتر ہے کہ مجلس اتحاد المسلمین اگر اس امر کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ ان کا منتخب کردہ نمائندہ دیسی اطباؤں کی تائید کریگا۔ اور ان کی ترقی کی اسکیموں میں وہی کام کریگا جو ایک دیسی طبیب کرتا۔ تو ایسی صورت میں اطباء اور دید صاحبان کی یہ مشترکہ جماعت کسی اور مسلم نمائندہ کو کھڑا نہیں کرے گی۔ اور اگر ملک کی بدقسمتی سے یہ ایسی ذمہ داری مجلس اتحاد المسلمین نہیں

ے سکتی تو اس مفاد کی حفاظت کے واسطے بدرجہ مجبوری اطبا اور ویدمشترکہ طور سے اپنی مسلم نشست اور ہندو نشست کے نمایندہ کھڑا کریں گے۔

امید ہے کہ جناب از راہ کرم اس مسئلہ میں کانفرنس کو جلد از جلد مطمئن فرما کر شکر گزار فرمائیں گے۔ تاکہ بصورت اطمینان کانفرنس کے تمام ارکین آپ ہی کے منتخب کردہ مسلم نمایندہ کو اپنا ووٹ دیں۔ اور اسی طرح اس کانفرنس کے منتخب کردہ ہندو نمایندہ کی تائید بھی کریں۔ (دستخط عالیجناب نواب حکیم مقصود جنگ بہادر صدر نشین نظام آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

نقل جوابی مراسلہ مجلس اتحاد المسلمین مملکت اسلامیہ آصفیہ

بخدمت شریف جناب صدر نشین صاحب نظام آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس حیدرآباد۔

جناب مکرم نواب صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مراسلہ نشان (۲۰۱) مورخہ ۷ر آذر ۱۳۵۶ف وصول ہوا۔ مفاد طبابت میں انجمن کے نامزد کردہ کے لئے نظام آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی جانب سے امیدوار کی تائید کا عملی جذبہ مجلس کے لئے بہت زیادہ تقویت کا موجب ہوا۔ مجلس اتحاد المسلمین کے مسلک کے مدنظر نہ صرف مفاد طبابت کا نمایندہ بلکہ مجلس کے تمام نمایندگان یونانی اور دیسی طب کی ترقی میں ہر طرح دلچسپی لینے کے پابند ہونگے اور دیسی اور یونانی طبابت کی ہر جائز تائید کریں گے۔ اور ان طبقات کی ترقی کی اسکیموں میں وہ سب کچھ کریں گے۔ جو یونانی اور دیسی اطبا کرتے ہیں۔ آیورویدک کانفرنس کو یقین رکھنا چاہیئے کہ مجلس کا نامزدہ امیدوار باوجود ڈاکٹر ہونے کے مجلس کی پالیسی کو آگے بڑھانے میں پوری پوری کوشش کریگا۔

مجلس کی پچھلی تاریخ اور اس کے مسلک کے مدنظر جس سے آپ بھی واقف ہیں طبابت یونانی اور دیسی کا مفاد مجلس کے لئے انتہائی عزیز ہے۔ اور مجلس کے ہاتھوں میں یہ مفاد ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ مجھے امید ہے کہ اس سے آپ کو اپنے ساتھیوں اور کانفرنس کو مطمئن کرنے میں مدد ملے گی۔ فقط۔

(دستخط مولانا مولوی میر مظہر علی کامل صاحب ایڈوکیٹ صدر مجلس اتحاد المسلمین)

از نیری جنرل ہاسپٹل اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن۔

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ حکیم دکن حیدرآباد دکن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے رسالہ ماہ آذر ۵۶ف میں ایک ہومیوپیتھک جلسہ کی روداد شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق میں جناب والا کو یہ بتلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ "ریشنل فزیشنز کارپوریشن" کے معتمد ڈاکٹر ایچ کے درانی صاحب نے اپنے پمفلٹ مورخہ ۱۰ر آذر میں اس جلسہ کی حقیقت کو منکشف کیا ہے کہ:۔

۱۔ جلسۂ مذکور میں کوئی رجسٹری شدہ اور قابل رجسٹری ہومیوپیتھک ڈاکٹر شریک نہیں ہوا۔

۲۔ جلسہ کا کورم بوجہ عدم موجودگی ڈاکٹر صاحبان پورا نہیں ہوا۔

۳ ۔ جلسہ میں صرف نظامیہ کے دس بارہ طالب علم شریک تھے ۔

۴ ۔ صدر جلسہ نے بتلایا کہ ان کو جلسہ کی اطلاع تک نہیں دی گئی تھی ۔

اِن واقعات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جلسہ غیر آئینی تھا اور اس کی کارروائی محض فرضی تھی ۔ براہ کرم اس کی اطلاع اپنے رسالہ میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں ۔ تاکہ اس غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے ۔ فقط ۔

(ڈاکٹر ایم ۔ ایچ شمیم ۔ چیرمین رشنل فزیشنز کارپوریشن (۱۲۳۵) رسول منزل حبیب نگر نام پلی)

تحفظ طب ہائے قدیم

"آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کی طرف سے جو ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں بعور کمیٹی کے سلسلہ میں مناسب اور ٹھوس کارروائی دیسی طبوں کے تحفظ کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے صدر حکیم عبد الحمید صاحب ڈائرکٹر ہمدرد صحت مقرر ہوئے ۔ اور متعدد ذیلی جلسوں میں طے شدہ تجاویز کے مطابق ایک وفد نے جو صدر موصوف اور حکیم محمد الیاس خاں صاحب جنرل سکرٹری کانفرنس اور کوی راج ویدیہ ہری رنجن صاحب اور وید گنیش دت صاحب پر مشتمل تھا ۔ سر شفاعت احمد خاں صاحب پر دیسی طبوں کی اہمیت اور افادیت ظاہر کر کے اپنے مطالبات پیش کر کے جو کچھ شکوک اور شبہات وزرائے صحت کو دیسی طبوں سے متعلق تھے ان کا ازالہ کیا گیا ۔ اور امپیریل ہوٹل میں ٹی پارٹی میں مدعو کیا گیا ۔ جس کی کارروائی درج ذیل ہے ۔" (مدیر)

طبیبوں اور ویدوں کی ٹی پارٹی میں وزرائے صحت کی ہنگامہ خیز تقریریں

دیسی طبیں قطعی طور پر ہمت افزائی کی مستحق ہیں

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی انڈین میڈیسن پروٹیکشن کیمٹی (کمیٹی تحفظ طب ہائے قدیم) کے صدر نے امپیریل ہوٹل میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو صوبوں کے وزرائے صحت کو ایک ٹی پارٹی دی معززین شہر کے علاوہ مقامی ویدوں اور طبیبوں نے بھی اس میں شرکت فرمائی ۔

اس پارٹی میں کوی راج گنیش دت شرما نے اپنی افتتاحی تقریر میں آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی طرف سے ہیلتھ منسٹروں کی تشریف آوری اور شرف قبولیت کا شکریہ ادا کیا ۔ کوی راج جی نے انڈین میڈیسن پروٹیکشن کیمٹی کے مقاصد بھی وضاحت سے بیان کئے اور نمایندہ حکومت کے ارکان سے دیسی طبوں کی فلاح کی توقع ظاہر کی ۔

اس مختصر تقریر کے جواب میں آنریبل مسز رکمنی لکشمی پتی ہیلتھ منسٹر مدراس نے اس عظیم الشان اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔

دوستو ! مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں نہ صرف اپنی اور اپنے صوبے کی طرف سے بلکہ تمام ہیلتھ منسٹروں کی جانب سے بھی آپ کی خدمت میں چند کلمات عرض کروں مگر مجھے اندیشہ ہے کہ میں دوسرے آنریبل منسٹروں کی نمایندگی کا پورا پورا حق ادا نہ کر سکوں گی چنانچہ میں ان کی اجازت سے صرف اپنی اور اپنے صوبے کی حد تک اس تقریر کو محدود رکھوں گی ۔ ہم نے صوبہ مدراس میں ۱۹۲۰ء سے قدیم طبوں میں دلچسپی لینی شروع کی یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب راجہ پناگر جو عثمان کمیٹی کے ممبر تھے اپنی ان تھک کوششوں اور دلسی

طریقۂ علاج سے گہری دلچسپی کی وجہ سے آخر کار مدراس میں ایک آیورویدک کالج قائم کرنے میں کامیاب ہوئے عثمان کمیٹی نے بھی صرف مدراس بلکہ کل ہندوستان کے لئے ایک نہایت قیمتی رپورٹ مرتب کی لیکن بدقسمتی سے ایلوپیتھی کی مخالفت نے آیورویدک کی انتہائی کوششوں کے باوجود دیسی طریقوں کو ترقی کی راہ پر کچھ زیادہ نہ بڑھنے دیا۔ لیکن اب جبکہ جمہوری حکومتیں وجود میں آچکی ہیں میں محسوس کرتی ہوں کہ دیسی طریقہ ہائے علاج کو بطور رعایت نہیں بلکہ بطور جائز حق حکومت کی مالی امداد اور اخلاقی حمایت حاصل رہیگی شاید عام پبلک اس حقیقت سے ناآشنا ہے۔ کہ ۸۰ سے ۹۰ فیصدی باشندے صرف دیسی طریقہ ہائے علاج ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں رہا دیہاتوں کا سوال جہاں ایلوپیتھی کا گذر بھی نہیں ہوا۔ وہاں تو دیسی دواؤں کے سوا کچھ چارہ ہی نہیں۔ ان اعداد و شمار کی موجودگی میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان دیسی طریقہ ہائے علاج کی ہر طرح امداد کریں۔ میں مسرت کے ساتھ آپ آپ کو خوشخبری سناتی ہوں کہ عنقریب مدراس میں پانچ آیورویدک اور یونانی کالج کھلنے والے ہیں۔ اور ایک بڑے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح بھی ہونے والا ہے۔

"لیکن ہمیں ایک بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر دیسی طریقہ ہائے علاج کو ملک کے طول و عرض میں پھیلانا ہے تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ طب کی نصابی کتابیں ملک کی مختلف زبانوں میں مرتب کی جائیں۔ اور اپنے آپ کو کسی خاص زبان تک محدود نہ رکھا جائے، خواہ وہ ہندی ہو، اردو ہو، یا کوئی اور زبان۔ مجھے تو طلبہ میں طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر اور موثر محرک نظر نہیں آتا۔ ہم اعلیٰ تعلیم (پوسٹ گریجویٹ کاسیز) کا انتظام بھی کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایلوپیتھک علاج کرنے والوں کو آیورویدک اور طب یونانی کی تعلیم دی جاسکے۔ چونکہ دیسی طریقے علم بھی ہیں اور فن بھی اس لئے ہم ڈاکٹروں کو بھی ان طریقوں سے آشنا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ہماری خواہش ہے کہ ہمارے وید اور حکیم بھی ایلوپیتھی سے ناآشنا نہ رہیں۔ تاکہ ان دونوں طریقہ ہائے علاج کی ترکیب و امتزاج سے صحت عامہ کی نگہداشت کا کام لیا جاسکے"۔

اس کے بعد آنریبل ہیلتھ منسٹر آسام نے نہایت جچے تلے الفاظ میں حاضرین کو یقین دلایا کہ وہ بھی دیسی طریقۂ علاج کی حمایت و امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اس کے بعد موصوف نے طب یونانی اور آیورویدک کی گذشتہ ساعی کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو اب تک اس سلسلے میں جو کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ اسے اطمینان بخش نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے بعد بہار کے آنریبل منسٹر نے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اس سال ہم اپنے صوبے میں دیسی طب پر واجبی رقم صرف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ آئندہ سال ہم ایک معقول رقم اس مقصد پر صرف کرسکیں گے۔ جیسا کہ میں کانفرنس کے سامنے اظہار کرچکا ہوں دیسی طریقہ ہائے علاج مفید ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیں آبائی ورثہ کی حیثیت سے پہنچے ہیں۔ اور اسی لئے میں آپ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس شعبۂ علم کو فروغ دینے میں ہر امکانی کوشش صرف فرمائیں۔ ترقی کے لئے مواد ہمارے پاس کافی موجود ہے دیہات میں ڈاکٹروں کا یہ عالم ہے کہ وہ بے رحمی سے بڑی بڑی فیسیں اینٹھتے ہیں۔ پانچ روپے سے پچاس روپے تک وصول کر لیتے ہیں۔ اور شہروں میں تو ان کی مانگ کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ وید اور طبیب اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے ڈاکٹروں کی بری مثال کی پیروی نہ کریں۔ برعکس ان ویدوں اور طبیبوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ملک کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اعلیٰ قابلیتوں کو ارزاں قیمت پر خدمت الناس کے لئے وقف کردیں گے۔ حضرات! یقین رکھیے کہ اگر اس معاملے میں آپ ڈاکٹروں کے نقش قدم پر چلے تو ملک کی رائے عامہ آپ کے خلاف ہوجائیگی۔ اور پھر آپ اپنے آپ کو ایک خطرناک حالت میں پائیں گے۔ حضرات! صدیوں سے آپ بلا امداد غیرے محض اپنی اہلیت کے بل بوتے پر اور اپنے فن کی خوبیوں کے

مہارے زندہ و باقی رہے ہیں۔ اور آج جبکہ حکومتیں آپ کی سرپرستی کے لئے کمربستہ ہیں۔ آپ کو ہر طرح مطمئن اور مستحکم رہنا چاہیئے میں اس موضوع پر آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ اس لئے اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔"

آنریبل ہیلتھ منسٹر سی۔ پی ڈاکٹر حسن صاحب نے اس تقریب کے اختتام پر ایک نہایت ہی شستہ اور موثر تقریر کے دوران میں فرمایا "اپنے معزز دوستوں کی نہایت پر مغز اور ہمہ گیر تقریروں کے بعد آپ کو طویل تقریر سننے کی زحمت دینا یقیناً میرے لیے ایک مجرمانہ فعل ہوگا۔ لیکن چونکہ مجھے کچھ نہ کچھ عرض کرنا ہی ہے اس لئے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں بمبئی کا ایک ایم۔ بی بی۔ ایس ہوں۔ شاید آپ کو تعجب ہو کہ اس حقیقت کے باوجود میں دیسی طریقہ ہائے علاج کا پرجوش حامی ہوں۔ ممکن ہے آپ میرے اس جذبہ ہمدردی کو میری حب الوطنی اور قوم پروری پر محمول کریں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حب الوطنی اور قوم پروری کے ساتھ ساتھ میری ہمدردی و حمایت کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ میں نے دیسی طریقۂ علاج کے بہت سے فوائد دیکھے ہیں۔ اور اچھے نتائج کی توقع رکھتا ہوں۔

برطانوی راج کی آمد کے ساتھ ساتھ ایلوپیتھی کو ابھارا گیا۔ اور دیسی طب کو دبایا گیا۔ اور ہم من حیث القوم پارک ڈیوس جیسے انگریزی کارخانوں کے ایجنٹ بن گئے یا بجبر بنا دیئے گئے۔ لیکن اب قومی حکومت کا دور دورہ ہے اور ملک کے چار گوشوں میں ایک عام بے دلی پائی جاتی ہے۔ اس لئے اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس طریقۂ علاج کو ہر ممکن امداد دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں عن قریب ویدوں اور طبیبوں کو رجسٹرڈ کیا جائیگا۔ اور انہیں بھی طبی مرتبہ کے اعتبار سے ڈاکٹروں کے دوش بدوش کھڑا کیا جائیگا۔ ہمارے صوبے میں پچاس دیسی شفا خانے اور کالج موجود ہیں پہلے ہم صرف تین وظیفے دیا کرتے تھے۔ مگر اب میں نے ان وظائف کی تعداد گیارہ کر دی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ مستقبل قریب میں اس تعداد کو دگنا اور تگنا کر لیا جائیگا۔ پہلے ہم دیسی طریقۂ علاج کی تعلیم کے لئے ساٹھ ہزار سالانہ کی رقم بطور امداد دیا کرتے تھے۔ لیکن اس سال ہم ایک لاکھ بائیس ہزار دے رہے ہیں۔ اور دو ایک سال کے اندر ہمیں امید ہے کہ جبل پور یا ناگ پور میں ایک آیورویدک کالج کھول دیا جائیگا۔ بحیثیت ایک محب وطن ہندستانی کے میں محسوس کرتا ہوں کہ دیسی طریقہ ہائے علاج کو اپنی ترقی اور نشو و نما کے لئے پورا پورا موقع ملنا چاہیئے۔ تاکہ ملک ان کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔"

اس کے بعد جناب حکیم الیاس خاں صاحب جنرل سکریٹری کانفرنس نے وزرا کی تقریروں کے مطالب ویدوں اور طبیبوں کو بتائے اور ان سے آنے والے زمانے میں کمربستہ ہو جانے کو کہا۔ آخر میں موصوف نے کانفرنس کی طرف سے معزز مہمانوں کا ان کے ولولہ انگیز اظہار خیالات پر شکریہ ادا کیا۔ اور دیسی طبوں کے لئے یہ مبارک تقریب ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

(حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر ہمدرد صحت)

جلسہ تقسیم اسناد۔ اجمل طبیہ کمیٹی اینڈ اجمل طبیہ کالج رجسٹرڈ شدہ از گورنمنٹ ہند ۱۸۶۰ء امرت سر کے نویں سالانہ اجلاس تقسیم اسناد کا انعقاد ۲۴ر نومبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار امرت سر ٹاؤن ہال متصل کوتوالی میں ہونا قرار پایا ہے۔ صدارت کے فرائض امرت سر کے ہر دل عزیز رئیس اعظم عالی جناب لالہ کیشو رام صاحب ایڈوکیٹ میونسپل کمیٹی امرتسر و عالی جناب حکیم لالہ پرس رام صاحب ونس رئیس اعظم موگا ضلع فیروز پور انجام فرمائینگے

داعی زبدۃ الحکما حکیم مولوی ابوالحسن محمد احسان الحق خان جنرل سکرٹری اجمل طبیہ کالج امرتسر

آپس کی باتیں

برگ سبز حصہ دوم ۔ ماہ اسفندار ۱۳۵۶ف م جنوری ۱۹۴۷ء کو جلد ۱۰ پوری ہوجائیگی ۔ اور ماہ فروردی ۱۳۵۶ف مطابق ماہ فروری ۱۹۴۷ء سے گیارھویں جلد شروع ہوگی ۔ جس کا پہلا پرچہ سالنامہ برگ سبز حصہ دوم شائع ہوگا ۔ اور ہندی دوائی پودے (Indian medical plants.) کے نام سے موسوم ہوگا ۔ مگر اس میں عام جڑی بوٹی کا رطب و یابس تذکرہ نہ ہوگا ۔ بلکہ اطبائے کرام اور دیہاتی معالجین کے تجربات میں آئی ہوئی بوٹیوں کے نسخے درج ہونگے ۔ اس لئے ناظرین رسالہ سے توقع ہے کہ وہ اپنے تجربہ میں آئی ہوئی بوٹیوں کے نسخے اور ترکیب استعمال اور فوائد کشادہ دلی سے بلا بخل قلمبند کرکے رفاہِ عام کی خاطر روانہ فرمادیں ۔ جو بشکریہ درج کئے جائیں گے ۔ اور ادارہ کی طرف سے بھی بعض پُراسرار جادو اثر اور سہل نسخے ہدیۂ ناظرین کئے جائیں گے ۔ یہ تمام مواد آخر دسمبر ۱۹۴۶ء تک دفتر پر پہنچ جانا چاہیئے ۔ تاکہ سہولت سے اس کی ترتیب وغیرہ انجام پاسکے ۔ (مدیر)

استفسار و جواب :۔ (استفسار) رجسٹری اطبا کے متعلق جو قانون وضع ہوا ہے ۔ کیا اطبا گرانٹ یاب اس سے مستثنیٰ ہیں یا ان کو بھی رجسٹری کرانی ہوگی (حکیم عبدالرحمٰن بن علی گرانٹ یاب سرکار عالی نرمل)

(جواب) کوئی طبابت پیشہ شخص ملازم ہو یا گرانٹ یاب ہو یا پرائیویٹ پریکٹس کرتا ہو ۔ اس سے مستثنیٰ نہیں ۔ سب کو رجسٹرڈ ہونا لازم ہے (مدیر)

جادو اثر نسخہ جات تیر بہدف طبع دوم کے حسب مندرجہ ذیل نسخہ جات میں نے کئی مرتبہ استعمال کئے ۔ جس کے فواید سریع الاثر ثابت ہونے کے باعث میرے روزمرہ کے معمولات میں داخل ہیں ۔ جس کی جادو اثری کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے ۔ لہٰذا ضرورت مند احباب کی خدمت کے لئے تصدیق پیش کی جارہی ہے ۔ ضرورت مند فائدہ حاصل فرمائیں ۔

تیر بہدف طبع دوم صفحہ ۷۰ نسخہ ۱۶۱ "دوائے دافع داخس" (انگل بیڑہ) نہایت موثر ثابت ہوا ہے ۔

صفحہ ۱۱۸ نسخہ ۲۹۶ "مرہم محلل اورام" دبل اور ورم صلب کے لئے واقعی جادو اثر ہے تقریباً (۵۰) دبل و ورم کے مریضوں پر جادو اثر ثابت ہوا ہے ۔

صفحہ ۱۴۶ نسخہ ۳۶۹ "پٹی برائے بد" ورم کنج ران کے کئی مریضوں پر استعمال کیا گیا ۔ زود اثر ثابت ہوا ۔

(حکیم شاکر یارڈ گاؤں)

تصدیق نسخہ جات :۔ مندرجہ ذیل نسخہ جات میرے تجربہ میں آچکے ہیں ۔ براہِ مہربانی یہ تصدیق حکیم دکن میں شائع کریں ۔

مقراض الامراض صفحہ ۴۴ نسخہ ۴۷ "کلید عشرت" واقعی مفید نسخہ ہے ۔ ممسک گو اتنا نہیں البتہ نعوظ آور ہے ۔

تیر بہدف صفحہ ۳۵ نسخہ ۴۶ "حامی الصدر" واقعی یہ نسخہ نزلہ ، کھانسی ، ذات الجنب ، ذات الریہ (نمونیا) کے لئے مجرب ہے ۔ ایک مریض کو عرصہ سے نزلہ مزمن کھانسی کی تکلیف تھی اس کے ایک ہفتہ استعمال سے کافی فائدہ ہوا ۔ (حکیم حافظ [illegible] عثمان)

امتہ القدوس۔

خیالات کی رویں!

(مزاحیہ)

—— ایک صاحبہ جب اپنی سہیلیوں کو خط لکھا کرتی تھیں۔ تو اس پر اپنا پتہ لکھنا بھول جایا کرتی تھیں اور ان کو ہمیشہ یہ شکایت رہتی تھی کہ ان کی سہیلیاں ان کے خطوط کا جواب نہیں دیتیں۔

—— ایک صاحب راستہ پر چلتے چلتے رک جایا کرتے تھے اور سوچتے تھے کہ وہ گھر جا رہے ہیں یا کسی اور جگہ۔

—— ایک صاحبہ اپنی سہیلیوں کی صورت شکل بھول جایا کرتی تھیں۔ جب کسی سہیلی کا خط آتا تھا تو باوجود خط میں پتہ اور نام لکھا ہونے کے وہ انہیں نہیں پہچان سکتی تھیں۔ اور مجبور ہو کر لکھتی تھیں کہ براہ کرم جب کبھی آپ مجھے خط لکھیں فوٹو ضرور بھیجا کریں۔

—— ایک صاحب اپنا نام بھول جایا کرتے تھے۔ جب کبھی ان سے نام پوچھا جاتا تو کہتے تھے۔ جی میرا نام.... میں ابھی کہتا ہوں........

—— ایک صاحب مکتبہ حکیم دکن میں "عنوان شباب کے مرغوب اشغال" نامی کتاب خرید رہے تھے باہر سے آواز آئی کہ فلاں محلہ میں ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ تو یہ صاحب بہت پریشان ہوئے اور کتاب چھوڑ کر بے تحاشا بھاگے۔ جب تھوڑی دور جا چکے تو انہیں خیال آیا کہ ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی ہے۔

—— بعض لوگ کام میں اس قدر محو رہتے ہیں کہ ان سے کوئی سوال کیا جائے تو وہی کہہ دیتے ہیں جو وہ کر رہے ہوں مثال کے طور پر ایک صاحب بیگن توڑ رہے تھے۔ دوسرے صاحب آئے اور کہنے لگے کہ یہ راستہ کدھر جاتا ہے تو کہنے لگے بیگن کا بھرتا بناؤں گا۔

—— ایک صاحب گنجے تھے اور گھر سے نکلتے وقت سوچ لیا کرتے تھے کہ احباب کے سامنے ٹوپی نہیں اتاروں گا۔ لیکن جب احباب کے سامنے جاتے تو جھٹ ٹوپی اتار کر بیٹھ جاتے تھے۔

—— ایک لڑکی امتحان میں اپنا رول نمبر بھول جایا کرتی تھی۔ اور امتحان گاہ میں داخل ہوتے وقت دوسری لڑکیوں سے پوچھ لیا کرتی تھی۔

—— ایک صاحب اپنے آپ کو بھول جایا کرتے تھے جب ان کے دوست باہر بلاتے تو کہتے کہ براہ کرم آپ اندر آکر تلاش کر لیں۔ میں بھول گیا ہوں۔ کہ کہاں ہوں۔

—— ایک صاحب کبھی دوا کھاتے تو پڑیہ کھولنا بھول جاتے تھے اور دوا معہ پڑیہ کے نگل جاتے تھے۔ نگلنے کے بعد ان کو خیال آتا تھا کہ وہ پڑیہ کھا گئے ہیں۔

—— ایک صاحب کو خارش تھی۔ جب ان کا جسم کھجلاتا تھا تو پاس والے شخص کا جسم کھجانے لگتے۔

—— ایک صاحب ڈاڑھی منڈانے کے خیال سے گھر سے نکلے اور حجام کے ہاں جا کر کہنے لگے کہ "میرا سر مونڈ دو"

— اگر کوئی صاحب اس طرح ہمیشہ خیالات کی رو میں بہہ جایا کرتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ "دواخانہ حکمت نگر" میں تشریف لاکر مشورہ کریں یا "شفاخانہ حکمت نگر کی" "رفیق دماغ" استعمال کریں۔

جوابات

۲۸۔ صداع مزمن دوری۔ یہ مرض "وجع الاعصاب" "نیورالجیک پین" ہے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ دن کے استعمال سے دردِ سر دوری قطعی جاتا رہتا ہے۔ (نسخہ) بوزیدان، سورنجان ترش، عود صلیب، مغز بادام شیریں، ہر ایک ۹ ماشہ، زعفران کشمیری ۳ ماشہ، غاریقون ۹ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سوڈیم برومائیڈ چار ڈرام، پوٹاسیم برومائیڈ چار ڈرام، سوڈی بنزویٹ ۴ ڈرام خوب باریک پیس کر باہم ملا کر رکھ لیں۔ مقدار خوراک چار چار ماشہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ دن بھر میں تین بار کھلائیں۔ اور قدرت کا تماشا دیکھیں پرہیز گوشت، چائے، بیگن، لال کدو سے لازم ہے۔ (پروفیسر ڈاکٹر ایم۔ اے شکور مٹیا برج کلکتہ)

۲۹۔ کان کا پیپ۔ آپ اپنے مریض کو روزانہ شب کے وقت ایک تولہ اطریفل کشنیزی ہمراہ عرق بادیان پانچ تولہ کھلائیں۔ اور افسنتین رومی ۶ ماشہ، جنطیانہ رومی ۶ ماشہ، انزروت رومی ۶ ماشہ، آب برگ گیندا سبز ۵ تولہ، روغن زیتون ۳ تولہ، باہم مخلوط کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی خشک ہو جائے اور تیل باقی رہ جائے سرد کر کے کپڑے میں چھان لیں یہ تیل بہراپن کے لئے اکسیر الاثر ہے۔ دن میں تین بار پانچ پانچ قطرے کان میں ڈالئے۔ (پروفیسر ڈاکٹر ایم۔ اے شکور مٹیا برج کلکتہ)

ایضاً۔ اسی پرچے میں سماعت کی اہمیت کے عنوان سے مضمون شائع ہو رہا ہے۔ اسے غور سے مطالعہ فرمائیے۔ آپ کا مقصد پورا ہو جائیگا۔ (مدیر)

۳۰۔ بوٹیوں کے نام۔ آپ مطلوبہ بوٹیوں کی شناخت اور خواص کے لئے اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ آپ جناب مصنف "سرخ بیاض" حکیم عبدالحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی سے براہ راست خط و کتابت کر کے افعال و خواص و شناخت معلوم کر سکتے ہیں۔ (پروفیسر ڈاکٹر ایم۔ اے شکور مٹیا برج کلکتہ)

ایضاً۔ اذن الفار مشہور بوٹی ہے۔ اسے چوہے کنی بھی کہتے ہیں۔ اور کزبرہ کشنیز یعنی دھنیا کا نام ہے۔ آب سیماب کسی بوٹی کا نام نہیں ہے۔ خود ساختہ اصطلاح معلوم ہوتی ہے۔ (حکیم علی حیدر تراب)

ایضاً۔ اذن الفار۔ فارسی گوش موش۔ چوہا کنی۔ کمیاب اکسیری بوٹی ہے۔ پہاڑی زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے چوہے کے کان کے مانند ہوتے ہیں۔ تخم دھنیا کی طرح۔ پتوں پر باریک باریک روئیں ہوتے ہیں۔ مزاج گرم و خشک۔ افعال مدر بول۔ مصفی خون۔ قاتل کرم۔ چوہا کنی کو امراض گردہ و مثانہ میں پیس کر چھان کر پلاتے ہیں۔ شکم کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

کزبرہ۔ کشنیز یعنی دھنیا معروف ہے۔ کوتھمیر کو کزبرہ رطب اور کشنیز کو کزبرہ یابسہ کہتے ہیں۔
(حکیم محمد عثمان علی خاں شاکر پارڈی گاؤں)

۳۱۔ طمث غیر طبعی۔ آپ کی مریضہ غیر طبعی طمث میں صرف اس لئے مبتلا ہے کہ اس کے جسم میں خون ناکافی ہے۔

میرے خیال میں یہ مرض "اینمیا" کمیٔ خون کے باعث پیدا ہوا ہے۔ آپ دن میں تین بار ایک ایک ڈرام ایسٹن سیرپ ولایتی پلائیں۔ اور شب کو سوتے وقت روزانہ ایک ٹکیہ ہارموٹون ساختہ کارنرک کمپنی امریکہ پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ یونانی طریقہ علاج بھی درج ہے۔ شربت فولاد دن میں تین بار ایک ایک تولہ پانی میں ڈال کر پلائیں۔ اور کلونجی ۹ ماشہ صبر زرد ۹ ماشہ حلتیت اصلی ۹ ماشہ۔ انہیں سفوف کریں۔ اور مغز گھیکوار کے مدد سے گولیاں بقدر نخود بناکر رکھ چھوڑیں۔ روزانہ شب کو سوتے وقت دو گولیاں پانی کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالشکور مٹیا برج کلکتہ

ایضاً۔ یہ عارضہ غالباً رقتِ دم کی وجہ سے ہے یعنی خون کا قوام پتلا ہے۔ اس لئے خون آور اور مغلظ دم دواؤں اور غذاؤں کا استعمال مناسب ہوگا۔ (حکیم علی حیدر۔ تراب)

۳۲۔ روغنیات کے رنگوں کی ضرورت۔ آپ روغنیات کے رنگ وغیرہ بیرا ڈائز ریفیو مری کمپنی کولوٹولہ۔ کلکتہ سے منگوا سکتے ہیں۔ (پروفیسر ڈاکٹر شکور مٹیا برج کلکتہ)

۳۳۔ رتن جوت کا بھاؤ۔ رتن جوت کا نرخ تاجر ادویہ یونانی کھاری باولی دہلی سے دریافت فرمایئے۔

(حکیم علی حیدر تراب)

ایضاً۔ رتن جوت تازہ مطلوب ہے یا خشک شدہ۔ مطلع فرمایئے۔ تاکہ جواب ادا ہوسکے۔

(ضامن حسین ماہر نباتات)

۳۴۔ ذیل کی چیزوں کے دیگر نام۔ کوئی جواب وصول نہیں ہوا (مدیر)

۳۵۔ سہیجنہ جنگلی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ (مدیر)

سوالات

شرائط - حسب گزشتہ۔

۳۶ - **فیل پا و ورم فوطہ** :- صوبہ بہار اور بنگال میں مرض فیل پا اور فیل فوطہ بے حد ہوتا ہے۔ اس کا کوئی سہل الحصول - نسخہ ایسا تجویز فرمایا جائے جو بشکل مرہم بھی ہو۔ اور خوردنی بھی ہو۔ نیز کم قیمت ہو۔ جس سے عوام فائدہ اٹھا سکیں۔ (خریدار نمبر ۴۸۲)

۳۷ - **دانت پیسنا** - میرے ایک بھائی کو بچپن سے دانت پیسنے کی عادت ہے۔ اس قدر زور سے دانت پیستا ہے کہ نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اور سب گھر والے نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ جب کبھی اس کو بخار آجاتا ہے۔ تو تمام رات دانت پیستا رہتا ہے۔ اجابت صاف ہے۔ پیٹ میں کرم ہیں۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ عمر ۵ ۴ سال ہے اب تو ڈیڑھ سال سے خراٹے اس قدر زور سے لیتا ہے کہ گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں۔ جب خراٹے لیتا ہے تو دانت نہیں پیستا۔ اس کے متعلق کوئی سہل نسخہ درج فرمایئے۔ (محمد شہاب الدین مدکیرٹ)

۳۸ - **انڈا گلانا** - سالم انڈا معہ چھلکا بوٹی کے ذریعہ گلانے کی ترکیب مطلوب ہے تاکہ کس بوٹی سے اور کس طرح گلایا جاتا ہے۔ (چودھری نوازش علی از ڈلہوزی)

۳۹ - **ایک بیس سالہ** جوان کثرت احتلام بوجہ ذکاوت حس ۲ سال سے بیمار ہے اس کے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال بہت موٹے ہیں۔ نیز سر میں سکری جس کو بفا اور خشکی کہتے ہیں بہت ہے۔ ثقل سماعت اور گلا بھی عموماً خراب رہتا ہے۔ آواز بھدی ہے۔ سر کے بال باریک اور ملائم پھر سے پیدا کرنے یا موجودہ حالت میں ہی نرم کرنے کی آسان اور تجربہ شدہ ترکیب مطلوب ہے۔ گلا درست کرنے اور آواز سریلا کرنے کا چٹکلا بھی مطلوب ہے۔ اصل بیماری کی طرف بھی توجہ دی جائے تو اور بھی احسان ہوگا۔ بہتیرے علاج معالجے کرا چکا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۳)

۴۰ - **نور نظر کے آزمودہ نسخے** - حکیم دکن کا سالنامہ نور نظر بابتہ ماہ فروری و مارچ ۱۹۴۴ء کو چھپے ہوئے آج تقریباً ڈھائی سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں کئی حکماء صاحبان نے سالنامہ مذکور کے چیدہ چیدہ نسخہ جات کی اپنے اپنے مطب میں آزمائش کی ہوگی اور ان نسخہ جات میں سے بہت سے ایسے نسخہ جات ہونگے جو کہ آزمائش کی کسوٹی پر سو فیصدی پورے اترے ہونگے کیا کوئی صاحب نور نظر کے نسخہ جات میں سے کسی ایسے نسخہ کی تصدیق کریں گے جو کہ ان کی آزمائش میں ابتدائی موتیا بند (جو موتیا بند ابھی اتر رہا ہو) میں سو فی صدی مفید ثابت ہوا ہو۔ (خریدار نمبر ۵۰۶)

۴۱ - **ہیرٹی پتاشہ** - کیا چیز ہے۔ یہ ایک سفید رنگ واشنگ سوڈا کی طرح کی چیز ہے۔ وزن بالکل کم۔ خاص صفت یہ ہے کہ اگر تھوڑی سی کانسی کے برتن میں رکھی جاوے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں سے شعلہ نکل رہا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا اصل نام جس سے مل سکے معلوم ہو تو بذریعہ رسالہ اطلاع دیں کہ کہاں سے مل سکتا ہے۔ اگر کوئی صاحب بھیج سکیں تو پتہ دیں۔ نہایت مشکور رہوں گا۔ خریدار نمبر ۶۶